نور الھدیٰ (خورد)

مع

اضافہ ترجمہ اردو عبارات عربی اشعار فارسی

از تصنیف ولطیف

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سلطان العاشقین تاج عاشقان غوثیہ وفخر خاندان آستانہ قادریہ

حضرت سلطان باھو قدس سرہ

مترجم:

جناب مولانا محمد عبدالستار ٹونکی غفرلہ

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

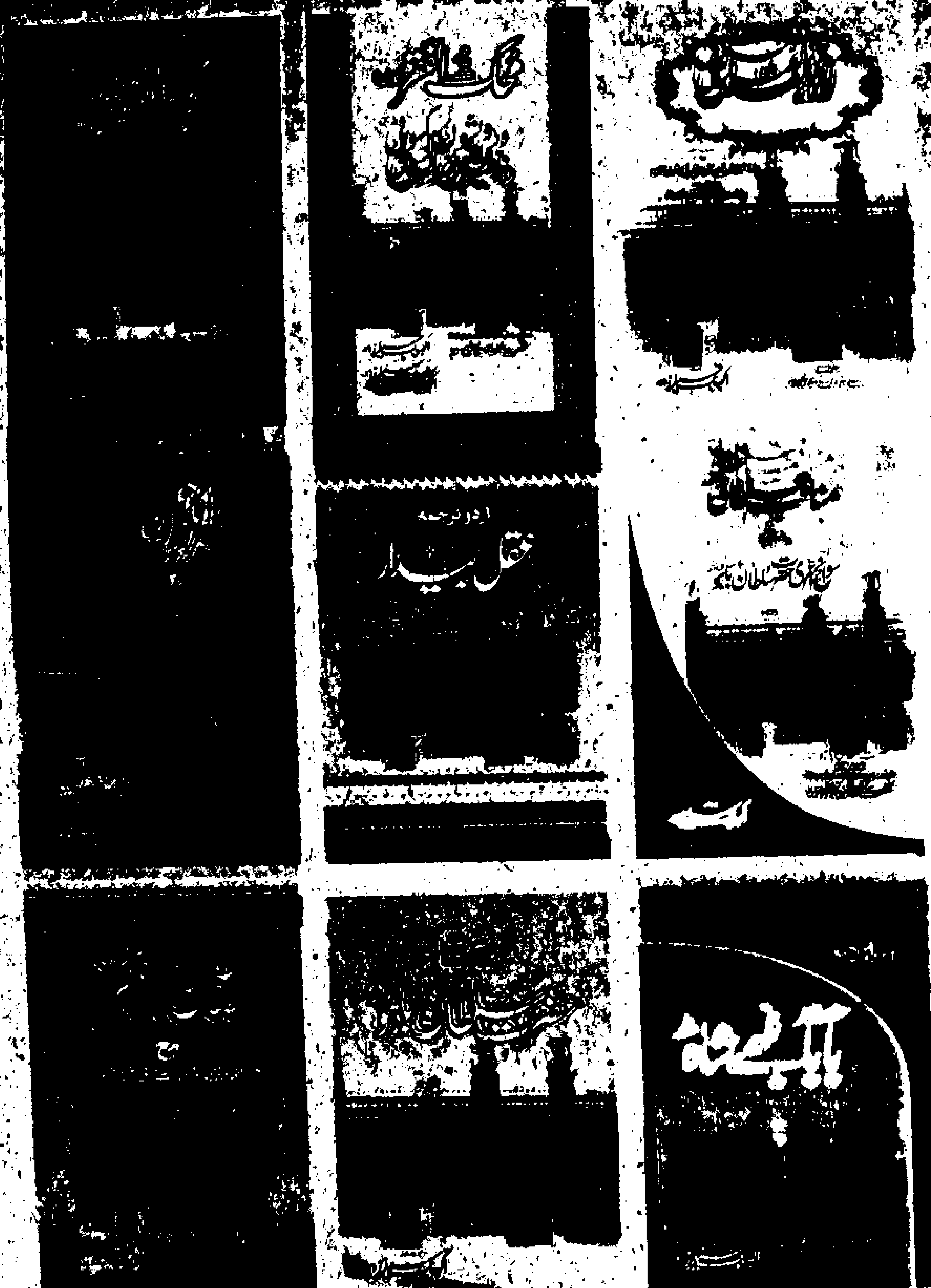

Marfat.com

نور الہدیٰ (خورد)

مع

اضافہ ترجمہ اردو عبارات عربی اشعار فارسی

از تصنیف و لطیف

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سلطان العاشقین سرتاج عاشقان خورشید فقر خاندان رحمۃ اللہ علیہ در

حضرت سلطان باھُو قدس سرہٗ

ناشر

اکبر بُک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 042 - 7352022

Mob: 0300-4477371

Marfat.com

111526

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب ——	نورالہدیٰ (خورد)
مصنف ——	حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب جدید ——	محمد شکیل مصطفیٰ اعوان صابری
تاریخ اشاعت ——	جولائی ۲۰۰۶ء
صفحات ——	۴۸
کمپوزنگ ——	عبدالسلام رائل پارک لاہور
تعداد ——	۶۰۰
قیمت ——	30 روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Marfat.com

ترتیب

سبب تصنیف کتاب!! ۶

باب (۱)

مدینۃ القلب کے ذکر میں اور شریعت نبوی ﷺ

کی متابعت اور مذہب کا بیان ۱۴

باب (۲)

در ذکر اسم اللہ و مقام فقر فنا فی اللہ ۲۴

باب (۳)

در ذکر مراقبہ و خواب غرق و تفرید و تجرید ۲۹

باب (۴)

در ذکر نفی اثبات و ذکر ضرب جہر و خفیہ ۳۸

باب (۵)

در ذکر دعوت منتہی مردان شہسوار مطالب زر و مقصود طریقہ اعین ۴۶

Marfat.com

اُردو ترجمہ کتاب

نور الھدیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اہل جہان کے پروردگار کا شکر ہے اور خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی آل اور اصحاب اور اہل بیت سب پر درود سلام۔

واضح رہے کہ کشف' کرامات' درجات' تحقیقات' مشاہدات' تجلیات' صفات' ذات' توحیدات' فقیر مبتدی' متوسط اور منتہی' علم الیقین' تزکیۂ نفس' عین الیقین' تجلی روح' فنا فی اللہ' تجلی سر' بقا باللہ' خواص اسرار الہام' وہم' دلیل' ذکر' فکر' قرب' وصال' مستی حال' احوال' حضور' مذکور' محاسبہ' ادنیٰ' اعلیٰ اور چھوٹے بڑے مراتب' استدراج' شرک' کفر' خطرات نفس' معصیت شیطانی' قبض و بسط' جذب مشاہدہ عبرت' شوق' اشتیاق' دعوت' سلک سلوک' سالک مجذوب' سالک' موصول' واصل' شریعت' طریقت' حقیقت' معرفت' صحو' سکر' طیر سیر' اسم اللہ کا تصور' فنا فی اللہ' فنا فی الرسول کا تصور' فنا فی ہو' فنا فی فقیر' فنا فی الشیخ' تصور' تصرف حقائق' طالب' مرشد' پیر اور مرید میں سے ہر ایک کے مقامات کے چند کلمات میں سے ہر ایک کو قرآن' حدیث اور شرع محمدی ﷺ کے موافق تحقیق کر لیا ہے اور آزما لیا ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی خلاف بات نہیں اور نہ لاف زنی ہے۔

صاحب تصنیف باھو مع ہو' معانی کا موتی' لا مکانی غوطہ خور ابن بازید عرف اعوان نے حضرت سلطان بادشاہ خلائق پناہ محی الدین اورنگ زیب بادشاہ غازی عادل' بادل' زاہد' عابد' اسرار ربانی سے واقف' علم سبحانی سے آگاہ' کے زمانے میں یہ کتاب تیار کر کے

Marfat.com

اس کا نام نور الهدیٰ رکھا

ہر کتابے نکتہ از نور الہدیٰ — ہر حرف اسرار سرّے از خدا

در مطالعہ دار دایم صبح شام — عارف باللہ شوی واصل تمام

باتو گویم یاد داری بالیقیں — اسم اللہ کن تصور عین بیں

اسم اللہ راہ رہبر پیش تو — اسم اللہ بس ترا دیگر مگو

اسم اللہ را بدر دل نقشبند — باتو گویم بشنوی اے ہوشمند

از ہمہ بیگانہ و بدنام شو — در بحر دل غوطہ خوردہ گمنام شو

از خلق خلقے نہ خلل و نہ خطر — خلق انساں دیگر ایشاں گاؤ خر

مردہ دل دیوانہ شیطانِ رجیم — ہمنشین شیطان مشو اے دل سلیم

از ہمہ بگریز چوں تیراز کماں — تاشوی از شر ایشاں در اماں

ماسوے اللہ از دل خود دور کن — ذکر و فکر و خلوت پر نور کن

تاتو انی ہم نشیں درویش باش — وز محبت عاشق اندیش باش

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

جس نے ہدایت کی پیروی کی اس پر سلام ہو

پنج باب است گنج ایں کتاب

ہر کہ ایں را خواند وصل شد شتاب

Marfat.com

سبب تصنیف کتاب!!

یہ کتاب اس واسطے تصنیف کی گئی ہے کہ سالک غلطی نہ کھائیں اور گمراہی میں نہ پڑیں' اگر باطن میں نبوی دلیل اور تمثیل نہ ہوتی تو تمام سالک کافر ہو جاتے۔

حدیث ''کل باطن مخالف الظاهر فهو باطل'' جو باطن ظاہر کے مخالف ہو وہ باطل ہے۔

حدیث ''کل طریقة ردتها شریعة فهی زندیقة'' جس راہ کو شریعت رد کرے وہ کفر کی راہ ہے۔

اس کتاب میں فقیروں' درویشوں' اور مشائخ کی کسوٹی ہے' اس میں ناقص اور کامل پیر اور پختہ اور خام مرید میں سے ہر ایک کا مفصل حال انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

جاننا چاہیے کہ فقیر دو قسم کا ہے (۱) صاحب ریاضت (۲) صاحب اجازت۔

صاحب ریاضت: وہ ہے جو رات کو جاگے اور دن کو روزہ رکھے۔ جب تک ایسی ریاضت سے دن بدن ربوبیت کے راز' لا مکانی ہویت کا مشاہدہ' اور انبیاء' اولیاء' اہل اللہ' مومن' غوث' قطب کی روحانیت کی جمعیت اور درجات وطبقات حاصل نہ ہوں وہ صاحب ریاضت نہیں بلکہ راہزن ہے۔ کیونکہ ایسی ریاضت کا طالب عزت اور مرتبے کی گمراہی کے جنگل میں ہے۔

اے مزدوری میں بہشت لینے والے زاہد اور زہد و ریاضت اور ہوائے نفسانی کے مغرور' سن! فقیر کے لیے ان دونوں باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ ایک وصال الٰہی کا قرب

Marfat.com

حضور، دوسرا ارواح اہل قبور کی تسخیرات کی دعوت۔ جس میں یہ دونوں باتیں ہوں گی وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا اور نہ کسی سے ڈرے گا۔

بہ اسم اللہ سے برد ہر دو حضور
مشکل آساں میشود اہل قبور

جو پیر باطن کا خام اور نامکمل ہے اس میں یہ دونوں باتیں نہیں ہوں گی۔

حدیث: "السکوت حرام علی قلوب اولیائہ"

اس کے ولیوں کے دلوں کے لیے چپ رہنا حرام ہے۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی: "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ" (۴۹-۱۳)

بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

صاحب اجازت فقیر وہ ہے کہ جس کی شان کن فیکون ہے۔ جس چیز کو کہتا ہے کہ ہو جا وہ حکم الٰہی سے ہو جاتی ہے۔

حدیث "لسان الفقراء سیف الرحمن" فقیروں کی زبان اللہ تعالیٰ کی تلوار ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ: "کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ" اسے ہر دن ایک کام ہے۔ (۵۵-۲۹)

صاحب اجازت فقیر کی ایک بات چالیس چلوں کی ریاضت سے بہتر ہے۔

مرشد کامل پیر مکمل عارف باللہ اور فنا فی اللہ وہ شخص ہوتا ہے کہ اگر طالب اللہ کو ریاضت کرائے تو سالہا سال تک اور اگر مہربانی کی نگاہ کرے تو ایک لحظہ میں وصال کرا دے۔ جس پر نوازش کرے اسے ایک ہی نظر میں اپنے مرتبے تک پہنچا دے۔

سنو! سبحانی شہباز مکھی اور مرغی کے گھر میں نہیں آتا۔ مجاہدہ وہ ہے جس میں مشاہدہ ہو۔ نہیں تو بے فائدہ ہے۔ خاص ریاضت وہ ہے جو مرشد کی اجازت اور اس کے حکم سے کی جائے۔ ایسی ریاضت سے بھوک پیاس اور ماسوی اللہ کے خطرات دل سے دور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اہل اللہ کی خوراک مجاہدہ اور خواب حضور مشاہدہ کا استغراق ہوتا ہے۔

Marfat.com

ریاضت کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نفس کی فنا کے واسطے (۲) نام و ناموس اور رجوعات خلق کے لیے۔ جس میں نفسانی خواہشات، زلف و خال کی مستی، حسن و عشق کی قیل وقال، سرود و سماع، دیوانگی، سر پاؤں سے ننگا رہنا، ڈاڑھی چٹ کرانا، آہیں لینا، رو کر کپڑوں کو پھاڑنا، شراب پینا اور نماز کا ترک کرنا ہوتا ہے۔

یہ تمام علامتیں خام مرشد اور نا تمام ادھورے طالب کی ہیں۔ طالب میں حسب ذیل اوصاف ہونے چاہئیں:

(۱) قرآن کا حافظ ہو (۲) فضیلت اعلیٰ درجہ کی رکھتا ہو (۳) حوصلہ وسیع ہو (۴) ہر علم سے باخبر ہو (۵) صاحب دانش ہو۔ آثار ہو نہیں تو ہزاروں جاہلوں کا ایک ہی نگاہ سے دیوانہ بنا دینا کون سا مشکل کام ہے۔ طالب علم کبھی امتحان کے سوا نہیں ہوتا اور اگر طالب ہو جائے تو اس کا یہ فعل سب سے بہتر ہوتا ہے۔

حدیث: الجاھل کجعل یموت فی فعلہ"

جاہل گبریلے[۱] کی طرح ہے جو اپنے کام میں مر جاتا ہے، یعنی کسی قسم کی ترقی نہیں کرتا۔

حدیث: "الشیٔ شیٔ والجاھل لیس بشیٔ"۔
چیز تو پھر بھی چیز ہوتی ہے لیکن جاہل کچھ چیز نہیں۔
قولہٗ تعالیٰ: "وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ" وہ لوگ جو علم میں پکے ہیں۔
قولہٗ تعالیٰ: "اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ" ان کو علم کے درجے دیئے گئے ہیں۔
حدیث: "حیات الناس بالروح و حیات الروح بالعقل و حیات العقل بالقلم" انسان کی زندگی روح سے ہے اور روح کی زندگی عقل سے اور عقل کی زندگی علم پر منحصر ہے۔
علم اگر نفس پر استعمال کیا جائے تو اس کے حق میں سانپ کا سا عمل کرتا ہے اور اگر

۱۔ بھونرے کی مانند پردار کالا کیڑا جو گوبر میں ہوتا۔

Marfat.com

روح کے بارے میں استعمال کیا جائے تو بمنزلہ یار کے ہے۔

عالم وہ ہے جو حق اور باطل میں کماحقہٗ تمیز کر سکے۔ حدیث:

''خذ ماصفا ودع ماکدر'' جو صاف ہے لے لے اور جو میلا ہے وہ چھوڑ دے۔

کیا تجھے معلوم ہے کہ علم کیا شے ہے۔ سنو! علم رفیق اور غمخوار ہے۔ بے علم زاہد شیطان ہے۔ علم جان کا مونس ہے اور بے علم زاہد شیطان ہے۔

حدیث: ''من تزھد بغیر علم جن فی اٰخر عمرہ اومات کافراً''

جو علم بغیر زہد کرے وہ دیوانہ یا کافر ہو کر مرتا ہے۔

حدیث قدسی: ''لم یتخذ اللہ ولیا جاھلا'' اللہ تعالیٰ جاہل کو ولی نہیں بناتا۔

علم عین ہے اور عین دانش کو کہتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے غافل ہے وہ بے ترس، مردہ اور سیاہ دل والا ہے اور دنیا کا طالب اور حق سے دور ہے۔ ایسے لوگ اگر سب کچھ بھی حاصل کر لیں تو بھی بخیل اور بے دانش ہیں۔

ہر چہ خواہی خوانی و از علم خواں
اسم اللہ باتو ماند جاوداں

حدیث قدسی: ''اذا ذکرتنی شکرتنی واذا نسیتنی فکفرتنی'' جب تو مجھے یاد کرتا ہے تو میرا شکریہ ادا کرتا ہے اور جب تو مجھے بھول جاتا ہے تو تو میری ناشکری کرتا ہے

ہر کہ غافل از وے یک زمان است
دراں دم کافر است اما نہان است

حدیث: ''العلم علمان علم المکاشفہ وعلم المعاملة''

دو ہی علم ہیں ایک علم مکاشفہ اور دوسرا علم معاملہ۔

کامل مرشد وہ ہے کہ اس کی پہلی ہی نگاہ سے چار علم واضح ہو جائیں۔ جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ہوئے تھے۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ اور آدم علیہ السلام کو نام

Marfat.com

سکھا دیئے۔ اور جس وقت چہرہ دکھائے اپنا علم اس میں داخل کر دے۔ وہ چار علم یہ ہیں:
اول علم تکبیر' دوم علم تاثیر' سوم علم اکسیر' چہارم علم تفسیر

ہیچ علمے بہتر از تفسیر نیست
ہیچ تفسیرے بہ از تاثیر نیست

جب طالب اللہ کے وجود اور اس کی ذات میں اسم اللہ جاری ہوتا ہے تو طالب عارف ہو جاتا ہے۔

حدیث: ''من عرف اللہ لا یخفی علیہ شئ'' جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اس پر کوئی چیز مخفی نہیں رہتی۔ جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے۔ اس میں سے ایک چیز بھی عارف باللہ پر پوشیدہ نہیں۔ یہ شرف محمدی ﷺ ہے۔ اس پر نکتہ چینی نہ کر اور اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کر۔ قولہ تعالیٰ: ''اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ'' (۶-۷۹) میں نے یک رخ ہو کر اپنا رخ زمین و آسمان کے خالق کی طرف کیا اور میں مشرکوں میں نہیں ہوں۔

اگر طالب اللہ میں ظاہری علم نہ ہو تو علماء کی تابعداری کرے۔

حدیث: ''ادبنی ربی'' مجھے میرے پروردگار نے ادب سکھایا۔

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد ن النبی الامی ۔

قولہ تعالیٰ: ''اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ''

میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں جس کا تمہیں علم نہیں۔

جس کے وجود میں اسم اللہ جاری ہو اور قرار پکڑ جائے' پہلے اسے علم لدنی حاصل ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ: ''وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا'' (۱۸-۶۵) اسے ہم نے اپنے پاس سے علم سکھایا۔ اسم اللہ اور اسم اعظم کی برکت سے۔ قولہ تعالیٰ: ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ'' (۹۶-۱،۲) پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔

قولہ تعالیٰ: ''اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ'' (۵۵-۱تا۴)

Marfat.com

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ما کان و ما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔

بغیر ذکر فکر مجاہدہ اور ریاضت کے اسم اللہ کے تصور یا راہ باطنی یا او یا اللہ کی توجہ کی ہم نشینی سے مجلس محمدی ﷺ کے حضور پرنور سے معزز و مشرف کر دیتا ہے اور اس کی مشکلوں کو حضور سے آسان اور دور کرا دیتا ہے۔

حدیث: "ان الشیطان لا یتمثل بی من رای فقد رای الحق" ۔ ترجمہ: بے شک شیطان میری صورت میں نمودار نہیں ہو سکتا۔ جس نے مجھے دیکھا گویا اس نے خدا کو دیکھا۔ جو شخص حیات النبی ﷺ میں شک کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔

جو لوگ کہتے ہیں جو پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کرے اور حضور میں پہنچ جائے [illegible] حضرت محمد ﷺ تک پہنچنے میں کوئی عیب نہیں۔ [illegible] ہے۔ جب تک اس [illegible] ہے۔ [illegible] نہیں۔

حدیث: "المرید لا یرید" مرید کی بات کی [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] اللہ [illegible] توحید [illegible] مرشد [illegible] کی طلب میں [illegible] معلوم ہوتی [illegible] حضرت محمد [illegible] اللہ ﷺ کی مانند ہے اور [illegible] مرشد [illegible] کی خدمت میں اپنی [illegible] توفیق نہیں [illegible] لائق ہی نہیں [illegible] ہے

[illegible]

قولہ تعالیٰ: "کمثل الحمار یحمل اسفارا" [illegible] جیسے [illegible] اللہ کی راہ [illegible] تعلق [illegible] ہوتی [illegible] اور اخلاص کی راہ ہے۔ [illegible] حاصل ہوتی [illegible] اور [illegible] اطاعت سے متعلق ہوتی تو شیطان بڑا متقی بنتا۔ [illegible]

Marfat.com

ہوں' اس کو لکھنے' پڑھنے اور قلم پکڑنے کی کیا ضرورت ہے

؎ علم نحو و صرف خوانی فقہ خوانی یا اصول
جز وصال حق تعالیٰ دور مانی اے جہول

فضیلت کے علم بہت ہیں اور صاحب تقویٰ بے شمار' مگر خدا پرست بہت کم ہیں اور نفس پرست تو سبھی ہیں۔

پس اے آدم کے فرزند! تو کتے سے کم نہ ہو۔ قولہٗ تعالیٰ: "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ" (۱۷-۷۰) ہم نے بنی آدم کو معزز فرمایا۔ جو شخص سات روز اخلاص سے کسی عارف باللہ فقیر کی خدمت میں حاضر ہووے۔ اس کا یہ فعل سات سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ کیونکہ فقیر سے دو مقام حاصل ہوتے ہیں۔ "مقامِ یعبدون یا یعرفون" میری دلیل قرآن ہے اور جاہل کی دلیل کافر اور شیطان ہے۔

واضح رہے کہ طالب علم' علم ہی میں پھنسا ہوا ہے۔ خواہ وہ صاحب تفسیر ہی کیوں نہ ہو اور جاہل ابلیس نہیں ہوا اور کوئی عامل عالم خبیث نہیں ہوا۔

علم کے بھی تین حروف ہیں اور حلم اور عمل کے بھی تین تین۔ سب ملا کر نو ہوئے۔ جو جمع ہو کر وجود کو نیک اور صاف بنا دیتے ہیں اور ایمانی انوار سے منور کر دیتے ہیں اور فقر محمدی ﷺ کی راہ نیک خصال فقیر کے سوائے نہیں کھلتی۔ حدیث العلم حجاب الاکبر علم بڑا بھاری حجاب ہے

؎ علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہم چو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

جب طالب اللہ' اللہ تعالیٰ سے یکتا ہو جاتا ہے تو دوئی درمیان سے اٹھ جاتی ہے اور فقر فخری رخ دکھاتا ہے اور سب پردے کھل جاتے ہیں۔

فقیر چھ قسم کا ہوتا ہے۔ اول توفیقی وما توفیقی الا باللہ۔ دوم طریقی' سوم تحقیقی' چہارم زندیقی' پنجم تفریقی' ششم حقیقی۔ جو فقر کا بادشاہ ہے۔ سوائے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اور کوئی شخص نہیں دیکھا گیا اور جو دیکھتا ہے ان کی رفاقت اور عنایت سے دیکھتا ہے

Marfat.com

اور جو ان کی متابعت کے خلاف کرتا ہے وہ دونوں جہان میں پریشان ہوتا ہے۔ کیونکہ فقیر نگینے کی طرح ہے اور دونوں جہان انگوٹھی کی طرح ہیں۔ فقیر کو کوئی آنکھوں والا دیکھ سکتا ہے۔ اندھا کیا دیکھے گا۔

حدیث: ''اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ'' فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

جس کے دل میں ذرہ بھر بھی دنیاوی محبت ہے۔ اسے کبھی حق حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ طالب واصل بن سکتا ہے۔ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ دین و دنیا دونوں عطا ہوئی ہیں۔ وہ غلط کہتا ہے اور خطا پر ہے۔

حدیث: ''حب الدنیا والدین لا یسعیان فی قلب کلہا کالماء والنار فی الماء واحد'' دین اور دنیا کی محبت دونوں کبھی ایک دل میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں جس طرح کہ آگ اور پانی ایک ہی برتن میں جمع نہیں ہو سکتے

مرا ز پیر طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

حدیث: ''الدنیا منام والعیش فیہا احتلام'' دنیا خواب کی طرح ہے اور اس کی عیش احتلام کی مانند ہے۔

Marfat.com

باب (۱)

مدینۃ القلب کے ذکر میں اور شریعت نبوی ﷺ کی متابعت اور مذہب کا بیان

واضح رہے کہ قلب گھر کی طرح اور ذکر الٰہی فرشتے کی طرح اور حب دنیا کے خطرات کتے کی طرح ہیں۔ جس گھر میں کتا ہوتا ہے وہاں پر فرشتہ داخل نہیں ہوتا۔
حدیث: "لایدخل الملائکة فی بیت الکلب"۔
دل یکے خانہ ایست زبانی ، خانہ دیو راچہ دل خوانی
حدیث: "الدنیا جیفة و طالبها کلاب" دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔ قلبی ذکر مردار خوروں اور کتوں کے لائق نہیں۔

حدیث: "الذکر شیٔ طاهر لا یستقرا لا بمکان طاهر"
ذکر الٰہی ایک پاکیزہ شے ہے جو پاک مکان کے سوا کہیں قرار نہیں پکڑتی

دل کعبہ اعظم است بکن خالی از بتاں
بیت المقدس است کمن جائے بگراں

جاننا چاہیے کہ اکثر لوگ اپنے تئیں قلبی ذاکر کہتے ہیں، جو دل کی جنبش کو قلب کہتے ہیں اور دم کو بند کر کے دل کو تلے اوپر کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حبس ہے۔ وہ بالکل غلط کہتے ہیں۔ یہ حبس نہیں بلکہ عبث ہے۔ اگرچہ قلب جنبش کرنے لگتا ہے اور ذکر الٰہی سے ہر رگ، بال، گوشت، پوست، مغز اور ہڈیوں میں ظاہرا ذکر سنائی دینے لگتا ہے۔ لیکن اس کا کچھ فائدہ نہیں اور اس کو ذکر قلبی نہیں کہتے۔ یہ تو ذکر کی گرمی کی وجہ سے تپ لرزہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ ہمیشہ ہی ہو۔ جب تک بے مشاہدہ ہے نامکمل ہے۔ قلبی ذکر کوئی آسان

Marfat.com

کام نہیں۔ قلب میں ایک بڑی ولایت کا تماشا اور اسرار نظر آتے ہیں۔ جب تک اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت' ذوق اور شوق نہ ہو اور انی انا اللہ و رایت فی قلبی ربی کا مقام' وصال کی معرفت' قرب ضمیر' ظاہری و باطنی نظر' حضور ذات کی تجلیات اور مشاہدات حاصل نہ ہوں اور لاتحزن' نہ ڈرو اور نہ غمگین ہو کا الہام اپنے کانوں سے نہ سنے اور دس لاکھ ستر ہزار بلکہ بے شمار مقامات جو قلب میں ہیں ان کے نور کے خزانے نہ کھلیں اور ظاہری اور باطنی آنکھ ایک نہ ہو جائے اسے قلبی ذاکر نہیں کہہ سکتے

خلق را طاعت بود از کسب تن

عارفاں را ترک تن طاعت بود

کیونکہ بدن اور طاعت ظاہری اعضاء کے متعلق ہے اور قلب اس بات سے فارغ ہے۔ اے مردوے اس بات کی کوشش کر کہ تو مردوے کے مرتبے سے نکل کر مرد کے درجے کو پہنچ جائے۔

مردوا کون ہے اور مرد کون؟

سنو! مردوا وہ ہے جو مجاہدے کے میدان میں کمر باندھ کر زرہ لگا کر تلوار سے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یعنی نفس اور شیطان سے لڑے اور مرد وہ ہے جو بے مجاہدہ فتح القلب توحید کی تلوار سے اغیار کا سر یک بارگی قلم کر دے اور لڑائی کے جھگڑے سے آسودہ ہو جائے۔ یعنی استقامت کرامت سے بہتر ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سرود سے ذکر قلبی زیادہ ہوتا ہے۔ وہ بالکل جھوٹ کہتے ہیں۔ حق کی تلاش نہیں کرتے۔ ان کا قلب بے معرفت ہے اور باطل طالب ہیں۔ نہ ان لوگوں کی ابتداء ہے نہ انتہاء۔ اہل بدعت خدا سے دور ہیں۔ کیونکہ سرود ایمان اور قرآن شرع محمدی ﷺ کے برخلاف ہے۔ جو صاحب قلب عارف باللہ ہو کر مشاہدہ میں غرق ہے۔ اسے کوئی آواز بھلی معلوم نہیں ہوتی۔ اگرچہ داؤدی کا لحن کیوں نہ ہو۔ اس واسطے کہ سرود ظاہر سے تعلق رکھتا ہے اور قلب باطن سے اور نیز اس واسطے کہ سرود کی ابتداء کافروں سے ہے اور انہیں کی یہ رسم ہے کہ بت خانوں میں بتوں کے سامنے سرود

Marfat.com

کرتے ہیں اور سرود کا انجام دجال ہے

گر سرود بردلت ہست سر نفس و ہوا

ایں ہوا را اے برادر خدا دارد روا

واضح رہے کہ تلاوت قرآنی' ذکر رحمانی' اذان' نماز اور روزہ شروع کرتے وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے اور سرود' کفر' بدعت' زنا' شراب' کھیل اور منہیات کے وقت لعنت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ کیا یہ درست ہو سکتا ہے کہ مجلس تو اہل رحمت کی ہو اور کام اہل لعنت کے ہوں۔

یہ فقیر جو کچھ کہہ رہا ہے وہ شریعت محمدی ﷺ کی رو سے کہہ رہا ہے۔ کوئی حسد و کینے کی رو سے نہیں کہتا۔ حدیث: "الساکت عن الحق شیطان اخرس" جو حق کہنے سے خاموش رہے' وہ شیطان اخرس ہے۔ جب تک خط و خال کا حسن پرست اور جمال و وصال کا نظارہ دیکھنے والا ہے۔ تب تک حق الیقین کی راہ سے بہت دور ہے۔ ابھی ناتمام' ادھورا اور نامکمل ہے اور اپنی خودی میں مست ہے۔

ولایت دل میں داخل ہونے کی کون سی راہ ہے؟ اور اس کا رہنما کون ہے؟

سنو! اول اسم اللہ کا تصور' دوسرے عارف باللہ مرشد کی نظر' کیونکہ اسم اللہ کے تصور اور فنا فی اللہ مرشد کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی جو مقامات ذات و صفات اور درجات ہیں سبھی اس پر واضح ہو جاتے ہیں۔

عارف باللہ کسے کہتے ہیں؟ یعنی مرشد کامل کے کیا معنی ہیں؟ کامل مرشد وہ ہے جو طالب اللہ کو ظاہر و باطن میں خدا کی منع کی ہوئی باتوں سے باز رکھے۔ کیونکہ سنت کا زندہ کرنا اور بدعت کا مارنا اور دل کا زندہ کرنا اور نفس کا مارنا' سب کچھ اس کے تصرف میں ہوتا ہے۔ پس صاحب قلب کو ذکر اور فکر کی کیا ضرورت ہے۔ جو شخص صاحب حضور' پرنور' ہمیشہ مسرور' باطن معمور اور صاحب مغفور ہے۔ اسے کس بات کی ضرورت ہے۔ یہ مراتب فقیر کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہاں پر عقل اور تدبیر کا کچھ دخل نہیں۔ اس کا مرتبہ اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہوتا ہے۔

پس ذکر قلبی کے لیے دم بند کرنا کافروں اور اہل زنار کی رسم ہے۔ جن کے کاموں

Marfat.com

سے ہزار مرتبہ استغفار ہے۔ یہ طریقہ تیلی کے بیل کا ہے اور ذکر الٰہی سے بہت دور ہے۔ دنیا کا طالب خوار ہے۔ اس پر ہرگز اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ چنانچہ ان کے طریقے میں حکم ہے جس کو آزما بھی لیا ہے کہ نفلی روزے رکھنا روٹی کی بچت ہے اور نفلی نمازیں ادا کرنا رانڈ عورتوں کا کام ہے اور حج کرنا جہان کا سیر و تماشا ہے اور دل ہاتھ میں لانا مردوں کا کام ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا دل ہی نہیں وہ سیاہ دل ہیں اور غافل اور شرمندے ہیں۔ دل ہاتھ میں لانا بہت مشکل کام ہے۔ نفلی روزے رکھنے سے جان کو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور نفلی نمازیں ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ حج کرنے سے ایمان کی سلامتی حاصل ہوتی ہے۔ "وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا" جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں آ گیا جو شخص عبادت الٰہی سے روکے وہ شیطان ہے۔

فقیر باہو کہتا ہے کہ دل ہاتھ میں لانا ادھوروں کا کام ہے اور کشف و کرامات میں رہنا نامکملوں کا اور اپنے آپ سے خالی ہو جانا اور عین ہو جانا مردوں کا کام ہے۔

قلب عین کو کہتے کہ صاحب قلب عین کے سوا کسی اور کی جستجو نہیں کرتے۔ اغمض عينيك اسمع في قلبك يا علي لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اے علی! اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے دل میں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنو (ﷺ)۔

قلب جو ایک گوشت کا لوتھڑا ہے۔ جب اس کا روزن کھل جاتا ہے تو دل کی آنکھ روشن ضمیر ہو جاتی ہے اور قلب ذکر جہر سے جنبش کرنے لگتا ہے جو اپنے آپ کو بھی سنائی دیتا ہے اور دوسرے بھی سن سکتے ہیں۔ پھر اس کے اوصاف نور الٰہی ہو جاتے ہیں اور بری خصلتیں اور دنیاوی محبت سب کچھ اس کے دل سے دور ہو جاتا ہے اور سر سے قدم تک ذکر الٰہی میں مستغرق رہتا ہے۔ جسے مدینۃ القلب حاصل ہو جاوے تو اس کے دل میں اسم اللہ کا تصور نقش ہو جاتا ہے اور اسم اللہ کی صورت اچھی طرح دیکھتا ہے۔

اسم اللہ کے چار حرفوں سے چار دریا پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) عشق اور محبت الٰہی کا دریا۔

(۲) ترک کا دریا۔

Marfat.com

(۳) علم کے بھول جانے کا علم۔ قولہٗ تعالیٰ: ''واذکر ربك اذا''
اپنے پروردگار کو اس وقت یاد کر جب تو باقی بھول جائے۔
(۴) ہشیاری کا دریا۔ جس سے غفلت اور خواب دور ہو جاتے ہیں۔
حدیث: ''لا یشغلهم شیء بغیر ذکر الله طرفة العین''
وہ ذکر الٰہی کے سوا لحظہ بھر بھی کسی چیز میں مشغول نہیں ہوتے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کو قلزم فرمایا ہے۔
واضح رہے کہ قلب میں اللہ تعالیٰ نے دس باغ پیدا کیے ہیں۔
حدیث: ''عشر بساطین فی قلوب المؤمنین''
مومنوں کے دلوں میں دس باغ ہیں۔ وہ باغ حسب ذیل ہیں:
(۱) توحید (۲) شریعت (۳) صبر (۴) توکل (۵) ذکر (۶) فکر (۷) معرفت (۸) مذکور (۹) قرب حضور (۱۰) وصال۔

طالب اللہ کو چاہیے کہ ہر صبح و شام اپنے نفس کی جانچ پڑتال کرے۔ جہاں پر کسی باغ میں کفر، شرک، بدعت، غفلت، جہل، حرص، حسد، کبر، بخل اور ریا پائے جڑ سے اکھیڑ دے۔ ایسا کرنے سے طالب اللہ زندہ دل اور مردہ نفس ہو جائے گا۔ اس آیت کے بموجب چار جانوروں یعنی حرص کے کوے، شہوت کے مرغ، حرص کے کبوتر اور زینت کے مور کو ہلاک کرنا چاہیے:

چار بودم سہ شدم اکنوں دوام
وز دوئی بگذشتم ویکتا شدم

آیت قولہٗ تعالیٰ: وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ ۔ (۲-۲۶۰)
اور جب ابراہیم نے عرض کی کہ پروردگار! مجھے دکھا تو کس طرح مردے زندہ کرتا ہے تو حکم ہوا کیا تجھے اس بات کا یقین نہیں عرض کی، ہے تو سہی

Marfat.com

لیکن یہ اس واسطے ہے کہ میرے دل کو اطمینان آ جائے پھر حکم ہوا کہ چار پرندوں کو لے کر اپنے ساتھ ہلا لے اور بوٹی بوٹی کر ڈالو پھر ایک ایک پہاڑی پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر ان کو بلاؤ تو وہ خود بخود تمہارے پاس دوڑے چلے آئیں گے۔

ولے کو زندہ شد ہرگز نمیرد

ولے بیدار شد خوابش نگیرد

اس مقام پر پہنچ کر صاحب قلب کو دونوں جہان کی حضوری اور ہمیشہ کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے نزدیک مرنا جینا یکساں ہوتا ہے اور بھوک اور سیری برابر ہوتی ہے۔ سونا جاگنا یکساں ہوتا ہے۔ مستی ہشیاری برابر۔ بولنا یا چپ رہنا مساوی ہوتا ہے۔ وہ اسم اللہ کا لباس پہنتا ہے اور جگر کا خون پیتا ہے۔ قلب سے اسرار الٰہی ظاہر ہوتے ہیں اور ذاکر نور سے منور ہو جاتا ہے۔

حدیث قدسی: ''اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری'' میرے اولیاء میری قبا کے تلے ہیں۔ ان کو میرے سوائے اور کوئی نہیں پہچان سکتا

چناں ... گم ... ذات ... پنہاں

کہ میرود ... الف ... در ... جسم ... پنہاں

قولہ تعالیٰ: ''اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ'' (۲-۲۵۷) اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا والی ہے اور ان کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے۔

حدیث قدسی: ''الانسان سری وانا سرہ''

انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں

... ازاں حرف بشرف مصطفیٰ است ... الم ... جیم ... از کتب ... الہ است

نہ در لوح و قلم نہ عرش و کرسی ... کہ درواں ... قدرت ... پیدا ... از ... کہ ... پاکی

قولہ تعالیٰ: ''کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ'' (۵۸-۲۲)

ان کے دلوں میں ایمان نقش کر دیا ہے۔

Marfat.com

قولہ تعالیٰ: "اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ" (۲۶-۸۹)
مگر وہ شخص جو دل سلامت لے کر خدا کے پاس آیا۔ رباعی ؎

حرفیکہ رہ بدوست بردر کتاب نیست　　اینہا کہ خواندہ ایم ہمہ در حساب نیست
گر دل عنان صحبت جاناں گرفت یافت　　عمریکہ پائے رحلت اودر رکاب نیست

؎ زاہد زمدرسہ اسرار معرفت مطلب
کہ نکتہ داں نشود کرم گر کتاب خورد

جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ

؎ سر از معرفت قرآں درس اعلیٰ　　بہ سبقے داد مارا حق تعالیٰ
نہ آنجا کاغذ و قطرہ سیاہی　　سراسر وحدتش سرِّ الٰہی
چہ خواہی مونسے بس اسم اللہ　　خطے درکش بگردِ ما سوے اللہ
چہ حاجت کرم خوردن نکتہ دانی　　کہ عاشق غرق وحدت لا مکانی

غرق کی تین قسمیں ہیں:
ایک، وصال میں فانوس کی طرح۔
دوسرا، جمال کی آنکھوں سے۔
تیسرا، فنا فی اللہ لازوال میں ہمیشہ غرق رہنا، اس راہ میں دل ثابت دلیل ہونا چاہیے جو کہ رب جلیل کا منظر ہے۔ مٹی اور پانی کا کعبہ جان و دل کے کعبے کے طواف کے لیے ہے۔ کیونکہ وہ تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہوا ہے اور یہ دل رب جلیل کا بنایا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ (کعبہ) حضرت بی بی رابعہ رحمۃ اللہ علیہا کی پیشوائی کے لیے آیا تھا

؎ دل کعبہ اعظم است کعبہ آب و گل
سہ صد طواف آنکہ کند گرد اہل دل

اہل دل کا دینی اور دنیاوی کاموں کے لیے تین چیزوں سے مقصد حاصل ہوتا ہے:
(۱) وہم۔ (۲) الہام۔ (۳) توجہ۔
واضح رہے کہ انسان کے دل پر دو لاکھ ستر ہزار بلکہ بے شمار زنار زیاں کار ہیں، ستر

Marfat.com

ہزار حرص و ہوا کے ستر ہزار حسد اور کبر کے اور ستر ہزار خود پسندی اور ریا کے ہیں اور یہ زنار (جنیو) علم ریاضت' مسائل فقہ وظائف و درود و تلاوت قرآنی' نماز روزے اور حج زکوٰۃ سے نہیں ٹوٹتے۔ بلکہ اسم اللہ' ذکر اللہ' مرشد کامل اور عارف باللہ کی نظر سے ٹوٹتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ: "اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○" (۳۹-۲۲)

جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نور پر ہے ان پر افسوس جن کے دل یاد الٰہی نہ کرنے سے سخت ہو گئے ہیں ایسے لوگ صاف گمراہی میں پڑے ہیں۔

قولہ تعالیٰ: "اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا" یعنی اے محمد ﷺ ہم نے تیرے سینے کو کھول کر جو کچھ غل و غش اس میں تھی سب نکال دی اور صاف کر دیا۔

قولہ تعالیٰ: "فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا"

جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کرنا چاہتا ہے۔ اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کے سینے کو تنگ کر دیتا ہے گویا وہ آسمان میں چڑھ رہا ہے جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان پر اسی طرح اللہ تعالیٰ کی پھٹکار پڑتی ہے اور یہی اسلام ہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے۔

حدیث قدسی: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ" اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اعمال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔

قولہ تعالیٰ: "مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِىْ جَوْفِهٖ"

اللہ تعالیٰ نے انسانی قالب میں دو دل نہیں بنائے۔

حدیث: "القلب ثلاثة انواع قلب مشغول بالدنيا و قلب

Marfat.com

مشغول بالعقبیٰ و قلب مشغول بالمولیٰ قلب مشغول بالدنیا فلہ الشدت و البلاء و قلب مشغول بالعقبیٰ فلہ الجنان العلیٰ والقلب مشغول بالمولیٰ فلہٗ الدنیا والعقبیٰ والمولیٰ ۔

دل تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو دنیا میں مشغول ہو۔ دوسرا وہ جو عاقبت میں مشغول ہو۔ تیسرا وہ جو مولا میں مشغول ہو۔ جو دنیا میں مشغول ہو اس کے لیے سختی اور مصیبت ہے اور جو آخرت میں مشغول ہو اس کے لیے بہشت بریں ہے اور جو دل مولیٰ میں مشغول ہے اس کے لیے دنیا' عاقبت اور مولیٰ تینوں ہیں۔

حدیث: ''طالب الدنیا مخنث و طالب العقبیٰ مؤنث و طالب المولیٰ مذکر'' دنیا طالب ہیجڑا ہے آخرت کا طالب مؤنث ہے اور مولیٰ کا طالب مذکر ہے۔

حدیث: ''القلب ثلاثة قلب سلیم و قلب منیب و قلب شهید' قلب سلیم فهو الذی لیس فیه سوی الله و قلب منیب فهو الذی لیس اناب کل شئ الا الله و قلب شهید فهو الذی فی مشاهدة الله و قدرته فی کل شئ''

دل تین طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) سلیم (۲) منیب (۳) شہید۔ سلیم وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا اور منیب وہ ہے جس میں یہ سمائی ہو کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے والی ہے اور شہید وہ ہے جو مشاہدہ حق میں ہو اور جسے ہر چیز میں اس کی قدرت دکھائی دے۔

قولہٗ تعالیٰ: ''وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا'' (۱۸-۲۸) جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اس کی پیروی نہ کر اور نیز اس شخص کی جس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور جس کی دنیاوی خواہشات حد سے گزر گئی ہوں۔ صاحب قلب سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں دیکھتا۔

111526

Marfat.com

اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس زمانے میں کوئی فقیر صاحب ارشاد تلقین اور ہدایت کے لائق نہیں رہا ہے۔ علمی مسائل کو لیتے ہیں اور وسیلے کو غلط بتاتے ہیں۔ جہاں پر طالب مولیٰ صاحب دانش عالم اہل نظر ہیں۔ وہاں پر فقراء صاحب ہدایت بھی موجود ہیں۔ کیونکہ جس دن وہ زمین پر نہ رہیں گے اس دن فرشتے زمین کو پھینک دیں گے۔

اہل روایت ہدایت کی طلب میں ہیں۔ جو عالم عامل زندہ دل اور صاحب ذکر ہے وہ کامل فقیر ہے۔

حدیث: "الانفاس معدودة کل نفس یخرج بغیر ذکر اللہ فھو میت"

دم گنتی کے ہیں جو دم یاد الٰہی کے بغیر لیا جائے وہ مردہ ہے

پس از سی سال این معنی محقق شد بہ خاقانی
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

جواب: (مصنف علیہ الرحمۃ)

بے صد سال باید فنا فی اللہ شود فانی
کہ دم نا محرم است آنچہ غلط گفت است خاقانی

جو شخص رزق اور بہشت کی طلب میں زندہ دم اور ثابت قدم ہے اس کی طلب کا کچھ فائدہ نہیں اور جو دوست کی طلب میں ہے اس کی طلب میں دونوں جہان ہیں۔

حدیث: "من لہ المولیٰ فلہ الکل" جس کا خدا اس کا سب کوئی۔

حدیث: "فواد قلبی نار للجحیم ھو فی بردھا"

جس دل پر عشق کی آگ نہیں جلی اس پر دوزخ کی آگ جلے گی۔

حدیث: "اجسامھم فی الدنیا و قلوبھم فی الاخرة"

ان کے جسم تو دنیا میں ہیں لیکن ان کے دل آخرت میں ہیں۔

صاحب قلب وہ ہے جو اس جہان کی روٹی کھائے اور کام اس جہان کا کرے۔

Marfat.com

باب (۲)

درذکر اسم اللہ و مقام فقر فنا فی اللہ

واضح رہے کہ اسم اللہ کا تصور حجاب کو پھاڑ دیتا ہے اور ایک لحظہ میں وحدت حق کو پہنچا دیتا ہے۔ طالب کا وجود طلسمات کی طرح ہے۔ جسے کوئی نہیں کھول سکتا۔ چنانچہ آدمی کا وجود معمے کی طرح ہے۔ پس صاحب معمّے کو چاہیے کہ جس طرح اسم اور مسمّے ایک ہو جاتے ہیں وہ بھی اسی طرح ایک ہو جائے۔ اس وقت صاحب معمّے کامل ہو جائے گا۔

کامل وہ ہے جو اسم اللہ کو آئینے کی طرح دکھلائے اور اس میں اٹھارہ ہزار عالم بلکہ ازل سے ابد تک کی ساری مخلوق اور زمین و آسمان کے طبقات دکھائی دیں۔ اس وقت اس کو تحقیق ہو جائے گا کہ تمام مخلوقات قلب کو طے کر لینے میں ہیں اور قلب اسم اللہ کے طے کر لینے میں ہے۔

اسم اللہ آفتاب کی طرح ہے۔ جو طلوع کے وقت اپنی گرمی اور روشنی ظاہر کرتا ہے اور اس گرمی اور روشنی کا اثر ہر جگہ پہنچتا ہے۔ بلکہ جب اسم اللہ طلوع کرتا ہے تو آفتاب، چاند، اور تمام اجزاء کو روشنی عطا کرتا ہے۔ اسم اللہ فقر فنا فی اللہ سے مل کر ایک وجود ہو جاتا ہے

نیم نظرے بہ مرا از آفتاب
نظر فقرش بہتر است از ہر ثواب

علمائے دین دنیا کے چراغ کی طرح ہیں اور فقیر آفتاب کی طرح ہیں۔ چراغ کی کیا مجال ہے کہ سورج کے مقابلے میں روشنی دے سکے۔ فقیر ایک ایسا آفتاب ہے جو

Marfat.com

جاہل کو ایک نظر میں علم عطا کرتا ہے اور عالم کو عارف کر دیتا ہے

اگر گیتی سراسر باد گیرد　　چراغ مقبلاں ہر گز نمیرد
چراغے را کہ ایزد برفروزد　　ہر آنکس تفت زند ریشیش بسوزد

فقیر کا خیال یہ ہے کہ ہر دم اور ہی حالت ہو اور نئی قسم کا وصال حاصل ہو۔ کبھی وہ لطیف لباس میں ہوتا ہے اور کبھی کثیف میں۔ فقراء کا وجود پارے کی طرح ہوتا ہے۔ اگر تھوڑی سی حرکت بھی اسے دی جائے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے کہ ان ٹکڑوں کا شمار نہیں ہو سکتا۔ لیکن تو اس بات پر بھی غرور نہ کرنا۔ کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا کھیل تماشا ہے۔ یہ کوئی عین توحید نہیں ہے۔ محض کرامات کا کرشمہ ہے۔

اکثر آدمی کہتے ہیں کہ فقر مشکل ہے۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ فقر مشکل نہیں بلکہ ہر مشکل کے لیے مشکل کشا ہے۔ جو فقیر صاحب تصرف دارین ہے اور جسے جمالی اور جلالی نظر حاصل ہے۔ اس کی شان میں یہ آیت وارد ہے۔

قولہ تعالیٰ: "وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا" (۱۸-۲۸) اور اپنی جان ان سے مانوس رکھ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے۔

خیمہ بر شم ازاں ذات
خطرہ در نیاید التفات

حدیث: "لا صلوة الا بحضور القلب"
حضوری قلب کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں ہوتی

دل از خطرہ خالی شکم از طعام
کہ این است معراج واصل تمام

ان کا کھانا بھی مجاہدہ ہے اور ان کا خواب بھی مشاہدہ ہے اور ان کی سیر باطنی ہر مقام پر نرالی ہے۔ ان کا کھانا نور ہے اور ان کا شکم تنور ہے اور ان کا خواب حضور ہے اور

Marfat.com

ان کا دل بیت المعمور ہے۔ زاہد ان سے بے خبر اور دور ہے۔ جو شخص اسم اللہ کا تصور آنکھوں میں کر لے وہ صاحب اسرار ہو جاتا ہے لیکن اس تصور پر بھی غرور نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ بھی حروف کی مشق ہے۔ یہ اسرار کے انتہاء کی اطلاع نہیں۔ یہ عام وحدت ہے۔توحید اصلی کے لیے بمنزلہ چابی ہے۔

اے طالب اللہ! سچ کہنا' کیا تو نے "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" (۳-۹۲) (جب تک تم اس چیز کو خرچ نہیں کرو گے جس سے تم محبت کرتے ہو' تب تک نیکی حاصل نہیں کر سکو گے) کو نہیں چکھا ہے۔شاید تو نے فَفِرُّوْا اِلَی اللہِ (اللہ کی طرف بھاگو) کو فَفِرُّوْا مِنَ اللہِ (اللہ تعالیٰ سے بھاگو) سمجھا ہے اور نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (۵۰-۱۶) (ہم شہ رگ کی نسبت بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں) کے مرتبے کو نہیں پہنچا ہے اور چشم باطن اور نور اللہ سے وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (اور وہ تمہاری جانوں میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے) وَھُوَ مَعَکُمْ (اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے) نہیں دیکھا ہے اور فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللہِ (۲-۱۱۵) (تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے) کا تماشا نہیں دیکھا ہے اور کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (۷-۳۱) (کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں) نہیں دیکھا ہے

تا گلو پر مشو کہ دیگ نۂ
آب چنداں مخور کہ ریگ نۂ

یہ آیت وجود کے بارے میں ہے۔ کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال و زر اور نقد جنس کچھ نہ تھا۔ المفلس فی امان اللہ (مفلس اللہ کی امان میں ہے)

اے مرتے دم تک اندھے! قولہ تعالیٰ "وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی" جو دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

حدیث: "ترك الدنيا للدنيا" یعنی بعض فقیر دنیا کو اس واسطے ترک کرتے ہیں کہ درم و دینار زیادہ جمع کریں۔

Marfat.com

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مجھے دنیاوی درم و دینار کی طمع نہیں ہے اور یہ جو کچھ نقد و جنس مال میرے پاس ہے وہ سب یتیموں، مسکینوں، بیوہ عورتوں، مستحقین اور مسلمانوں کے لیے ہے وہ مکر وفریب کرتا ہے۔ یہ محض شیطانی حیلہ ہے۔

فقیر درویش! اسے کہتے ہیں کہ اگر اسے روئے زمین کا سارا مال و متاع دے دیا جائے تو اسی وقت راہ خدا میں صرف کر دے جیسا کہ پیغمبر خدا ﷺ کیا کرتے تھے۔

واضح رہے کہ شیطان ہر صبح طمع کا ڈھول بجاتا ہے اور اہل طمع اس کے مرید اور فرمانبردار بن جاتے ہیں۔ لیکن اس ڈھول کی آواز کامل فقیر اور عامل عالم کے کان میں نہیں پہنچتی۔ بلکہ ان کو مقام لی مع اللہ دکھائی دیتا ہے۔

حدیث: "لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل" اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجھے ایک ایسا وقت ہے جس میں نہ کسی ملک مقرب اور نہ کسی نبی مرسل کی گنجائش ہے۔

نبی مرسل محمد رسول اللہ ﷺ نے مقام فنا فی اللہ میں اپنے تئیں ایسا گم کیا کہ خود بھی اپنے آپ کو نہ پہچانا

بفرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لِی مَعَ اللّٰہِ

اس مقام میں نفس انفاس ہو جاتا ہے اور نور نور میں مل جاتا ہے اور جب قیامت برپا ہوگی تو فقیر طالب دیدار میں قبروں سے اٹھیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ فقراء کے خیمے دوزخ میں لگاؤ۔ جب فرشتے دوزخ میں خیمے لگائیں گے اور فقیر ان خیموں میں لائے جائیں گے تو اس وقت ذکر الٰہی اور الا اللہ سے جو انہیں محبت تھی اس کی گرمی دوزخ کی آگ پر پڑ کر اسے سرد کر دے گی۔ پھر اس وقت اللہ تعالیٰ اختیار فقیروں کے ہاتھ دے گا جو ان کے تابعین ہیں وہ بھی ان کے ساتھ گزر جائیں۔ اس روز فقراء کی ہمت کی قدر معلوم ہوگی۔

جب فقیروں کو اعمال نامہ کی نیکی بدی وزن کرنے کے لیے ترازو کے پاس لایا

Marfat.com

جائے گا تو ایک پلڑے میں اسم اللہ اور دوسرے پلڑے میں بدیاں جو بمنزلہ زمین و آسمان کے طبقات کے ہوں گی رکھی جائیں گی۔ اس وقت اسم اللہ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ پھر اس پر اس کی بدیاں اس کے یاروں کی بدیاں اور اس کے والدین اور ہمسائیوں کی بدیاں بھی رکھ دی جائیں گی تو بھی اسم اللہ والا پلڑا بھاری ہوگا۔

گر بخواہی خوش حیاتی نفس را گردن بزن — راہ مولا تا بیابی ترک وفرزندوزن
گر بخواہی خوش حیاتی نفس باخود کن رفیق — مال و زن فرزند بدتر واصلان ایں طریق
گر بخواہی خوش حیاتی نفس از خود کن جدا — دمبدم معراج اینست واصلاں را با خدا

حدیث: ''من عرف نفسه فقد عرف ربه''
جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔
حدیث: ''من عرف نفسه بالفناء فقد عرف ربه بالبقاء''
جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا اس نے اپنے پروردگار کو بقا سے پہچانا۔
حدیث: ''من عرف الله لم یکن مع الخلق''
جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا وہ خلقت کے ہمراہ نہیں رہتا۔
حدیث: ''من عرف ربه فقد کل لسانهٗ''
جس نے اپنے پرورگار کو پہچان لیا اس کی زبان بند ہوگئی۔
پیر دستگیر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''الانس باللّٰه والمتوحش عن غیر اللّٰه''
محبت اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے اور غیر اللہ سے دور بھاگنا چاہیے۔
حدیث: ''السلامة فی الوحدة والأفات بین الاثنین''
یعنی سلامتی اللہ تعالیٰ کی وحدت میں ہے اور اس کے سوا مقامات اور کرامات اور درجات سب آفات شیطانی ہیں۔
حدیث: ''الدنیا لکم والعقبیٰ لکم والمولیٰ لی''
یعنی دنیا اور عاقبت تمہیں مبارک رہے مجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

Marfat.com

باب (۳)

درذکر مراقبہ وخواب غرق وتفرید وتجرید

واضح رہے کہ مراقبہ اور خواب غرق اپنے آپ سے بے خبر ہونے کا نام ہے۔
مراقبے کی دس اقسام ہیں:

(۱) مراقبہ سفر ازل کی سیر۔

(۲) مراقبہ سفر ابد کی سیر۔

(۳) مراقبہ فی الارض۔

(۴) سفر آسمان کی سیر۔

(۵) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں مشرف ہونے کے سفر کی سیر کا مراقبہ۔

(۶) انبیاء کی محبت کا مراقبہ۔

(۷) غالب الاولیاء یعنی حضرت محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس کا مراقبہ۔

(۸) ہر مومن مسلمان سے مصافحہ و ملاقات کا مراقبہ۔

(۹) قلب، نفس اور روح کے تماشے کے سفر کی سیر کا مراقبہ یعنی وجودی مراقبہ۔

(۱۰) توفیق باری تعالیٰ کا مراقبہ۔

نیز مراقبہ کی چند قسمیں اور بھی ہیں۔ اہل خطرات خام خیال کا مراقبہ اور سب مراقبہ عین جمال عدیم المثال۔

اول فتح الابواب مراقبہ ازل

مراقبہ رقیب جس سے شیطانی خناس وسوسے دور ہو جاتے ہیں اور جس سے

Marfat.com

طالب مطلوب کو پہنچ جاتا ہے۔ حدیث "حب الوطن من الایمان" وطن کی محبت ایمان کی علامت ہے۔ یہاں پر وطن سے مراد ازل ہے۔ حدیث "کل شئ یرجع الی اصلہ" ہر چیز اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے۔ یہاں پر بھی اصل سے مراد ازل ہی ہے۔ جب طالب اللہ پہلے مراقبہ ازل کی نیت کرتا ہے تو میدان روحانیت میں کھڑا ہوتا ہے اور ازل کا تماشا دیکھتا ہے اور "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کی آواز سنتا ہے اور قَالُوْا بَلٰی کہتا ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام' اولیاء' اصفیاء اور مومن مسلم کی روح سے مصافحہ کرتا ہے اور حقیقی مسلمان ہو جاتا ہے۔ اس حدیث المومن مراۃ المومن (مومن' مومن کے لیے بمنزلہ آئینہ کے ہے) کا مفہوم اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پہلے روز جب اللہ تعالیٰ نے روحوں کی تمام صفوں سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو تو روحوں نے جواب دیا کہ "اے خداوند! ہم تجھے چاہتے ہیں اور تیرا دیدار چاہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے دنیاوی اسباب پیش کیا تو نوحصے روح اس کی طرف مائل گئے اور ایک حصہ حضور میں کھڑے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آخرت اور بہشتی حور وقصور پیش کیے تو باقی میں سے نو حصے آخرت کی طرف دوڑے اور باقی حصہ حضور میں ہی کھڑے رہے اور کہنے لگے کہ ہمیں فقط مولیٰ کے دیدار کی خواہش ہے۔

حدیث "الان کما کان" کا تماشا دیکھ کر طالب اللہ مراقبہ سے باہر نکلتا ہے۔

دوم مراقبہ غرق شدن یعنی اپنے آپ سے بے خبر ہونا۔ اس کا تماشا وہ حسب ذیل دیکھتا ہے۔

گویا قیامت برپا ہوئی ہے اور وہ اس میں حساب کے روز عرصات کے حقائق "فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ" (۹۹-۸،۷) جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہے اسے اس کا اجر ملے گا اور جس نے ذرّہ بھر برائی کی ہے اسے اس کی سزا مل جائے گی۔ کہ پل صراط سے گزرنا' دوزخ والوں کا عذاب میں گرفتار ہونا' اہل بہشت کی خوشی' پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے شراب طہور کے جام پینا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا سب کچھ دیکھ کر مراقبہ سے باہر نکلتا ہے۔

Marfat.com

سوم مراقبہ طبقات آسمان کے سفر کی سیر کا، مراقبہ غرق میں اپنے آپ سے بے خبر ہو جانا ہے۔ اس میں ملائک کے مقامات، نو آسمان، عرش، کرسی، لوح و قلم دیکھ کر مراقبہ سے باہر آتا ہے۔

چہارم زمین کی سیر کا مراقبہ۔ اس میں جب بے خود ہوتا ہے تو اس میں چاند سے لے کر تحت الثریٰ تک ساری چیزوں کو دیکھ کر مراقبے سے نکلتا ہے۔

پنجم مراقبہ سفر نبوی کی سیر کا، اس میں جب بے خود ہوتا ہے تو پیغمبر خدا ﷺ کی مجلس میں داخل ہوتا ہے اور وہاں سے جس منصب کے لیے حکم ہوتا ہے اور جو ہدایت اور عنایت ہوتی ہے۔ اس پر ثابت قدم ہو جاتا ہے اور پھر مراقبے سے باہر نکلتا ہے۔

ششم تمام انبیاء و اصفیاء کے سفر کی سیر کی نیت سے مراقبہ کرتا ہے اور جب بے خود ہو جاتا ہے تو ہر ایک نبی سے اس کی ملاقات ہوتی ہے اور مصافحہ کر کے مراقبے سے نکلتا ہے۔ ہفتم تمام اولیاء غوث قطب اور صاحب منصب کے سفر کی سیر کا مراقبہ۔ اس میں جب بے خود ہو جاتا ہے تو ان سے ملاقات کر کے اور ان کے مراتب کو دیکھ کر مراقبے سے نکلتا ہے۔

ہشتم ہر مومن کی روح کے سفر کی سیر کی نیت سے مراقبہ کرنا۔ اس میں بے خود ہو جاتا ہے تو ہر ایک مومن مسلمان کی روح سے ملاقات اور مصافحہ کر کے مراقبے سے نکلتا ہے۔

نہم اٹھارہ ہزار عالم کے سفر کی سیر کا مراقبہ۔ جب اس میں بے خود ہو جاتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم کا تماشا دیکھ کر مراقبے سے نکلتا ہے۔

دہم وحدانیت باری تعالیٰ کا مراقبہ۔ اس مراقبے کے وقت توحید میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ گویا سو سال یا سو سال نور ظہور میں غرق رہا ہے اور دونوں میں وہ کبھی ایک لحظہ بھر اس مراقبے سے غافل نہیں رہتا۔ جو شخص اس مراقبہ سے باخبر نہیں۔ اگرچہ وہ اعلیٰ خانوادے سے ہی کیوں نہ ہو۔ وہ معرفت اور سلوک ربانی سے محروم ہے

Marfat.com

ے زباں خادم بخود مخدوم خوانی
پرستی خود زحق محروم مانی

جس مرشد سے یہ مقامات طے نہ ہو سکیں اور زندگی میں ان میں سے ہر ایک کی حقیقت معلوم نہ ہو جائے۔ اسے حسرت اور افسوس باقی رہتا ہے اور اس کا دل کبھی غنی نہیں ہوتا اور نہ وہ اپنے آپ کو دونوں جہان سے باہر لے جا سکتا ہے۔ ایسے شخص کو مرشد اور صادق طلب نہیں کہا جا سکتا۔

شرح خواب و مراقبہ

اگر کوئی شخص ہر روز خواب میں فقیروں سے ملاقات کرے یا ذکر الٰہیؒ میں مشغول ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا رخ توحید کی جانب ہے اور وہ دیدارِ مولیٰ کا طلب گار ہے اور یہ کہ اس کا کام دن بدن ترقی پر ہے۔

اگر کوئی شخص خواب میں یا مراقبے میں کافروں یا اہل زُنّار کی مجلس دیکھے تو جاننا چاہیے کہ اسے مقام نفی لا الہ تو حاصل ہے لیکن ابھی مقام اثبات الا اللہ کو نہیں پہنچا۔ یا یہ کہ وہ نفسانیت کی حقیقت دیکھتا ہے یہ کہ اسے شیطان کافروں کی مجلس دکھاتا ہے۔ جس کے دیکھنے سے طالب اللہ کا دل راہ خدا سے سرد ہو جاتا ہے اور اس کام سے باز رہ جاتا ہے۔ یا یہ کہ اس کا اعتقاد اپنے مرشد پر درست نہیں رہا۔ غرضیکہ اگر ایسی صورت ہو تو اسے توبہ کرنی چاہیے اور اپنے احوال مربی سے صاف صاف کہہ دینے چاہئیں۔ اگر مرشد کامل ہو گا تو اسے جلدی ہی کفر کے مقام سے نکال لے گا اور دارالسلام میں پہنچا دے گا۔ نہیں تو طالب یا کافر یا مجذوب ہو جائے گا اور شرک، شراب خوری اور ترک نماز میں لگ جائے گا۔ نعوذ باللہ منہا

اگر کوئی شخص خواب یا مراقبے میں ہر روز کسی سے جنگ کرے اور اپنے تئیں اس میں باعظمت و ہیبت دیکھے تو گویا وہ اپنے نفس سے جنگ کر رہا ہے اور اس کا مراقبہ باطن میں نمازی کا سا ہے۔

Marfat.com

جو فقیر طالب شوق ہے اس پر اشتیاق غالب آتا ہے اور وہ نفس و حرص پر غالب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے یکتا اور فقراء کا محب ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص ہر رات خواب میں حیوانات دیکھے تو سمجھ لو کہ اس کا دل خطرات کے سبب سیاہ ہے اور وہ دنیا کا طالب اور گمراہ ہے۔ ابھی انسانیت کے مرتبے کو نہیں پہنچا۔

اگر کوئی شخص خواب یا مراقبے میں قرآن پاک کی تلاوت کرے یا نماز پڑھے یا اذان دے یا باغ وغیرہ دیکھے تو اسے اولیاء اور علماء کی صحبت اور مجلس نصیب ہوگی اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور دنیا سے باایمان جائے گا۔

اگر کوئی شخص خواب یا مراقبے میں اللہ تعالیٰ کو دیکھے۔ چنانچہ امام اسمٰعیل حضرت امام ابوحنیفہ کوفی ننانوے مرتبہ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے۔ ان کا خواب، خواب غفلت نہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت ہم مقرر نہیں کر سکتے۔ حدیث "تفکروا فی نعمائه ولا تفکروا فی ذاته" یعنی اس کی نعمتوں کی بابت سوچ بچار کرو لیکن اس کی ذات کی بابت کچھ نہ سوچو۔

دیدار کی نعمت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور جسم اور وجود کی بابت خیال نہیں کرنا چاہیے۔ "لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" (ترجمہ) کوئی اس کی مانند نہیں ہے اور وہ سنتا اور جانتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ بے شک اس کے وجود میں خودی نہیں رہتی۔

اگر کوئی شخص خواب یا مراقبے میں اپنے آپ کو گھوڑے پر سوار دیکھے یا کشتی پر سوار ہو کر دریا عبور کرے تو اس کا مطلب جلدی حاصل ہوگا۔ جو شخص روشن ضمیر اور کشف قلب ہے اسے خواب مراقبہ یا استخارہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ تو عین آنکھوں سے ہر بات کا مشاہدہ کر لیتا ہے۔ سارا جہان اس کے سامنے رہتا ہے اور وہ دوست سے ملا رہتا ہے۔

Marfat.com

شرح فتح الابواب تجلیات وتحقیقات

تمام تجلیات چودہ ہیں۔ اب ہر ایک تجلی کے آثار' تاثیر اور وجود پہچاننا چاہیے۔

(۱) تجلی اسم اللہ

(۲) اسم محمد ﷺ کی تجلی۔

(۳) اسم ھُو کی تجلی۔

(۴) اسم فقیر کی تجلی۔

(۵) تجلی قلب

(۶) تجلی روح

(۷) تجلی ذکر جس سے نور کا شعلہ دماغ اور سر میں پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کو سری تجلی کہتے ہیں۔

(۸) تجلی نفس' جو شیطان کے اتفاق کے سبب طالب اللہ کے وجود سے رہزنی کی تجلی پیدا ہوتی ہے۔

(۹) تجلی شیطان جو شرک سے پیدا ہوتی ہے۔

(۱۰) تجلی شمس' جس سے رجوعات خلق پیدا ہوتی ہے۔

(۱۱) تجلی قمر' جس کے قرب سے قہر جلالیت پیدا ہوتی ہے۔

(۱۲) تجلی جن' جس سے جمعیت میں دیوانگی پیدا ہوتی ہے۔

(۱۳) تجلی ملائک' جس سے بے قراری' ترک توکل وعبادت وتنہائی پیدا ہوتی ہے۔

(۱۴) تجلی شیخ و مرشد کامل۔ جس سے جمعیت' جمال' شوق' اشتیاق' مستی حال اور قرب وصال لازوال پیدا ہوتے ہیں۔

اس تجلی جمالی اور جلالی میں ہزاروں بلکہ بے شمار طالب خراب اور گمراہ ہو گئے ہیں۔ تجلی کے اس مقام میں کوئی کامل مرشد ہونا چاہیے جو طالب صادق کو محفوظ رکھ سکے۔ ورنہ طالب خراب ہو جاتا ہے اور رجعت میں پڑ کر دیوانہ' مجذوب اور مجنون ہو

Marfat.com

جاتا ہے۔ **نعوذ باللہ منہا**

واضح رہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مقام تجلی میں آئے تھے۔ آپ ہمیشہ عرض کیا کرتے تھے "رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ" اے پروردگار تو مجھے دکھا تا کہ میں تجھے دیکھوں۔ ادھر سے خطاب ہوتا تھا کہ لَنْ تَرَانِیْ تو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔ الغرض موسیٰ علیہ السلام جب فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا (۷-۱۴۳) جب پہاڑ پر اس کے پروردگار نے تجلی کی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ کے میں مقام میں آئے تو بے ہوش ہو گئے اور تجلی سے کوہ طور جل گیا۔

بعد ازاں جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جس طرف نگاہ کرتے سب چیزیں جل جاتیں۔ اس لیے آپ نے چہرۂ مبارک پر برقع پہن لیا۔ لیکن وہ برقع بھی جل گیا۔ پھر لوہے تانبے سونے اور چاندی کا برقع بنایا وہ بھی جل گیا۔

پھر جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی تو حکم ہوا کہ اے موسیٰ زندہ دل فقیروں اور درویشوں کی گودڑی لے کر اس کا برقع بنا۔ پھر آپ نے ویسا ہی کیا تو وہ برقع نہ جلا۔ اس پر آپ نے باری تعالیٰ سے اس کی حقیقت پوچھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اے موسیٰ (علیہ السلام)! اس گدڑی کو پہننے والوں نے مجھے پا لیا ہے اور انہیں میرے سوا کوئی چیز مطلوب نہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! سوئی کے سوراخ سے برابر تجلی جو کہ ستر پردوں میں لپٹی ہوئی تھی تیری طرف پھینکی۔ تو تو بے خود ہو گیا اور اس کی تاب نہ لا سکا۔ لیکن پیغمبر آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں ایسے آدمی بھی ہوں گے کہ اگر نظر کرم سے ستر ہزار تجلیات ان کے دل پر ڈالی جائیں تو وہ بھی بے ہوش نہیں ہوں گے بلکہ کہیں گے یا خدایا نظر رحمت سے ہم پر تجلی اور زیادہ کر۔ کیونکہ محبت اور اشتیاق کے غلبات کی وجہ سے اہل اللہ کو ظاہری اور باطنی سفر کی ہمیشگی میسر حاصل ہوتی

Marfat.com

ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ غلبۂ شوق کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو مار ڈالنا چاہتے ہیں اور انہیں جمعیت اور قرار نہیں ہوتا۔ مگر دیدار سے

محبت است کہ دل را نمی دہد آرام
دگر نہ کیست کہ آسودگی نمے خواہد

واضح رہے کہ جب کوئی شخص طلب الٰہی کی خاطر ناپاک دنیا کو چھوڑ کر فقر کی راہ اختیار کرتا ہے تو اسی روز اللہ تبارک وتعالیٰ تمام انبیاء علیہ السلام، اولیاء، اصفیاء اور اٹھارہ ہزار عالم کی تمام مخلوقات کو حکم دیتا ہے کہ میرا ایک دوست ناپاک دنیا کو چھوڑ کر میری طلب کے لیے آتا ہے تم سب جا کر اس کی زیارت کرو اور فقر کا لباس جو میرے دوست نے پہنا ہے تم بھی پہنو اور اللہ تعالیٰ اپنی زبان قدرت سے فرماتا ہے کہ

''اے دوست جو کچھ تو چاہتا ہے مجھ سے مانگ تا کہ میں تجھے دوں۔ فقیر کا یہ مرتبہ پہلے روز ہی ہو جاتا ہے۔''

حدیث ''حب الفقراء مفتاح الجنة'' فقیروں کی محبت بہشت کی چابی ہے۔

حدیث ''حب الفقراء اخلاق الانبياء'' فقیروں کی محبت انبیاء کی عادت ہے۔

ہمیشہ فقیر کی عزت کرو اور اس کا ادب ملحوظ رکھو۔ خواہ فقیر محمدی کی تصویر ہی دیوار پر بنی ہوئی ہو۔ تو بھی اس کی حرمت اور عزت کرو۔ جس نے دونوں جہان کی نعمت و دولت حاصل کی فقیر سے ہی حاصل کی۔ فقیر کا حق خلقت پر ایسا ہے۔ جیسا انبیاء کا امت پر۔

حدیث ''لولا الفقراء هلك الاغنياء'' اگر فقیر نہ ہوتے تو غنی ہلاک ہو جاتے۔

حدیث ''لولا الفقراء برص الاغنياء'' اگر فقیر نہ ہوتے تو تمام اہل دنیا نیست ہو جاتے۔

پہلا قدم جو فقیر اٹھاتا ہے وہ دنیا میں رکھتا ہے۔
دوسرا قدم دنیا سے اٹھا کر آخرت پر رکھتا ہے۔
تیسرا قدم آخرت سے اٹھا کر دیدار الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

جس شخص کا دم قدم فقیر کا سا ہے۔ وہ دنیا کی بو سے اس طرح بھاگتا ہے۔ جیسے دنیادار گندے مردار کی بو سے۔

فقیر وہ ہے جو دنیا کی طرف سے روزہ رکھے اور مرنے سے پہلے افطار نہ کرے اور مردہ لوگوں سے دور بھاگے تا کہ شیطانی شر سے خلاصی پائے۔

حدیث "العافیة عشر اجزاء تسعة فی السکوت و واحد فی الواحدة"

آرام کے دس حصے ہیں جن میں سے ۹ حصے چپ رہنا اور باقی دسواں حصہ تنہائی ہے۔

پہلے پہل جو فساد جہان میں پیدا ہوا وہ یہی دنیا ہے۔

حدیث "اصل کل فتنة بین الله و بین العبد"

تمام فسادوں کی جڑ وہ حجاب جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ہے۔

حدیث "طلب الخیر طلب الله و ذکر الخیر ذکر الله"

نیکی کی طلب گویا اللہ تعالیٰ کی طلب ہے اور نیکی کا ذکر ذکر الٰہی ہے۔

حدیث "الدنیا بسلاطین والکافرین والعاقبة للمتقین والمساکین"

دنیا بادشاہوں اور کافروں کیلئے اور عاقبت پرہیزگاروں اور مسکینوں کے لیے۔

حدیث "طلب الدنیا یکون طلب المولٰی للمولٰی"

دنیا کی طلب وہی شخص کرتا ہے جو بے حیا اور بے عقل ہے اور دنیا اپنے طالب کو بلا میں مبتلا کئے بغیر نہیں چھوڑتی۔

Marfat.com

باب ۴

در ذکر نفی اثبات و ذکر ضربِ جہر و خفیہ

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے اور کوئی معبود نہیں۔
قولہ تعالیٰ "لَا تُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا (۲۲-۲۶) فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ" (۲-۱۲۱)
میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ تو وہی لوگ زیاں کار ہیں۔
حدیث "من قال لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مرة لمْ یبق من ذنوبه ذرة" جو شخص ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اس کا ذرہ بھر گناہ بھی باقی نہیں رہتا۔
اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی موجود' معبود' خالق' رازق' واحد' سمیع اور بصیر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی اور سے امید کے حاصل کرنے کی التجا کرنا کفر اور شرک کا باعث ہے۔ مگر ایسا کرنا بھی پڑے تو اس میں یہ خیال رکھے کہ دینے دلانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

طالب اللہ رزق کا کچھ غم نہیں کرتا۔ بلکہ دل جمعی سے یاد الٰہی کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ (۳۵-۵) بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے۔ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ" (۳-۱۹۴) بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔
قولہ تعالیٰ "فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ" (۲-۱۵۲)
تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔
قولہ تعالیٰ "وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا" (۱۱-۶)
اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو۔

Marfat.com

قولہ تعالیٰ "وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ" (۲-۲۱۲)
جسے چاہے اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے رزق دے۔

قولہ تعالیٰ "مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا" (۳۵-۲)
اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھولے اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔

حدیث "لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت" جسے تو عطا فرما دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو روکے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔

کامل مرشد وہ ہے کہ جب طالب اللہ کے دل پر نگاہ کرے تو جو غل و غش اور شیطانی اور نفسانی وسوسے اور خطرات ہیں سب کو جلا دے اور طالب اللہ کے دل کو شیطان کی قید سے چھڑا دے اور پھر طالب اللہ کو کلمہ طیب افضل الذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کی تلقین کرے۔

واضح رہے کہ کلمہ طیب میں چوبیس حروف ہیں اور دن رات میں چوبیس ہزار دم ہیں اور چوبیس گھنٹے ہیں۔ ہر ایک حرف ہر ایک گھنٹے کو اس طرح جلا دیتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔

تلقین یقین کے ساتھ ہے اور یقین تحقیق سے ہے۔ نفی اثبات کا ذکر تین ضربی ہے۔ پہلی ضرب ہوتی ہے قولہ تعالیٰ "قالوا قولا سدیدا" انہوں نے بڑی پکی بات کہی۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اور دل پر ایک ضرب پہنچتا ہے۔ پہلی ہی ضرب میں ازل کا مقام کھل جاتا ہے اور خود روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی دوسری ضرب سے ابد کا مقام کھل جاتا ہے اور طالب اللہ نفسانیت کے احوال سے آزاد ہو جاتا ہے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تیسری ضرب سے مجلس محمدی ﷺ کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے اور خطاب کا منصب حاصل ہوتا ہے اور پیغمبر خدا ﷺ سے باطنی بیعت حاصل ہوتی ہے۔

مرشد بننا کوئی آسان کام نہیں۔ بلکہ مرشد کی نگاہوں میں بڑے بھاری اسرار ہوتے ہیں اور خدا کے ساتھ ملتا ہونا پڑتا ہے۔ تمام الٰہی کاروبار حضوری سے ہوا کرتے ہیں۔

Marfat.com

ذکر یگانگت کا نام ہے نہ کہ بے گانگی کا۔ بیشک ذکر شہ رگ کے نزدیک ہے۔ تفریق کا نام ذکر نہیں۔ ذکر جہر سے جوہر پیدا ہوتا ہے جس کا نام "جمال بین الحق الیقین ہے"۔

قول حضرت محی الدین قدس سرہٗ "من اراد العبادة بعد الوصول فقد کفرو اشرک باللّٰہ"

جس نے وصول کے بعد عبادت کا ارادہ کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ سے شرک کیا۔

قولہ تعالیٰ "وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ" (۱۵-۹۹) اپنے پروردگار کی عبادت کرو یہاں تک کہ تجھے یقین آ جائے (یعنی مرتے دم تک اپنے ربّ کی عبادت میں رہو)

ذکر یقین کا نام ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے نام پر یقین ہے اس کو اگر کوئی شخص منع کرے تو وہ بے دین ہے۔ کیونکہ دشمن کا نام سننا کوئی بھی نہیں چاہتا۔ منافق یا کافر یا حاسد کے سوا اور کوئی شخص اسے منع نہیں کرتا۔ جس شخص کو سچا نام معلوم ہو گیا ہو وہ نفس دنیا یا شیطان کا نام نہیں لیتا۔ کیونکہ ایسے برے ناموں سے اس کی طبیعت ملول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے نام سے خوش وقت ہوتا ہے

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ورنہ باشد پسند خلق چہ پاک

فقیری سید یا قریش ہونے پر موقوف نہیں۔ یہ صرف عرفان سے حاصل ہوتی ہے

ذات پات نہ پوچھے کو
ہر کو بھجے سو ہر کا ہو

(مترجم)

جسے چاہے اللہ تعالیٰ بخش دے۔

قولہ تعالیٰ "فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ" (۲۳-۱۰۱) تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے

Marfat.com

اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

حدیث "سید القوم خادم الفقراء" قوم کا سردار فقیروں کا خادم ہوتا ہے

بلبل نیم کے نعرہ زنم درد سر کنم

پروانہ وار سوزم ودم برنیا درم

کیا تو نے "تخلقوا باخلاق الله" اللہ تعالیٰ کے خلق کی خو ڈالو نہیں سنا۔

علماء کی انتہاء منطق اور معانی ہے۔ جو فقراء کی ابتداء ہے اور علماء کی ابتداء الف اللہ بس باقی ہوس ہے۔ جو فقراء کی انتہاء ہے۔

فقیر باھو رحمۃ اللہ علیہ (مصنف) فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کتاب سے کوئی حرف یا نکتہ نقل نہیں کیا۔ بلکہ خدا اور رسول ﷺ کی حضوری سے یہ باتیں لی ہوں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے۔ "مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا" (۱۸-۱۰) اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر۔

قولہ تعالیٰ "لا يسمع فيه غيره" اس میں اس کا غیر نہیں سنتا۔

حدیث "من احب الله لا يحب سواه" جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ اس کے سوا اور کسی کو پیار نہیں کرتا۔

حدیث "اخرج حب الدنيا واجب وحب المولىٰ فرض"

دنیا کی محبت دل سے نکال دینا واجب ہے اور مولا کی محبت دل میں پیدا کرنا فرض ہے۔

قولہ تعالیٰ "لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا" (۷۸-۳۵) جس میں نہ وہ لغو بات سنیں گے اور نہ جھوٹی۔

دلی نور سے قلبی ذکر دل اور زبان پر آتا ہے۔ اس ذکر سے خفی اور جہر کے ایک ہی معنی ہیں۔ جو ذکر خود بخود ہو جائے۔

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک لاکھ تیئس ہزار پچیس ہیں اور ذکر بھی ایک لاکھ

Marfat.com

ستر ہزار پچیس ہیں۔ اسم اللہ ذات کے تعلق سے یہ بات واضح اور روشن ہو جاتی ہے۔
جب اسم اللہ ذات دل میں اثر کرتا ہے تو اس سے دل میں مرشد کی نظر کے سبب نور پیدا ہو جاتا ہے جو کہ اسم اعظم کی کمالیت ہے۔ اسم اعظم، معظم وجود کے سوا قرار نہیں پکڑتا۔

حدیث قدسی "**واذا جاء الجوع بذکر الله واذا جاء العریان تلذذ فی ذکر اللّٰه**" جب بھوکا ہو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور جب ننگا ہو تو ذکر کرے تاکہ اسے ذکر الٰہی میں لذت آئے۔

حدیث "**اعمال ثلاثه ذکر الله فی کل حال و مواخات الصلاح من الکذب و النفاق من نفسه**" رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ سب سے سخت تین کام ہیں۔ اول ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، دوم مومن بھائی سے صلح کرنا، سوم نفس سے نفاق کرنا۔

نفس سے ہمیشہ کے لیے باامن کرنے والا ذکر الٰہی ہی ہے۔ جب زبان، قلب اور روح کا ایک ہی ذکر ہوتا ہے تو ہر ایک بال بمنزلہ زبان ہو جاتا ہے اور نفس دن رات جلتا رہتا ہے اور روح کو لذت حاصل ہوتی ہے۔ نفس بہت پلید ہے۔ ذکر دوام کے سوا اور کسی چیز سے پاک نہیں ہوتا۔ یہ تلاوت، نماز، روزے، ریاضت، فتویٰ اور علمی مسائل سے پاک نہیں ہوتا۔ اس کا علاج ذکر دوام ہے۔

ذکر دوام کا مطلب یہ ہے کہ دمبدم توحید میں غرق رہے اور اپنے آپ کی ہوش نہ ہو اگرچہ ظاہر میں عام لوگوں کے پاس بیٹھا رہے۔

ذکر دوام کا تعلق نہ صرف دل سے اور نہ روح اور سر سے بلکہ تمام وجود میں اس کی جگہ ہے۔ جس طرح سارے وجود میں جان ہے۔ اسی طرح ذکر کا مقام بھی سارا وجود ہی ہے۔

حدیث "**افضل العبادة ذکر اللّٰه تعالیٰ**"
سب سے بڑھیا عبادت ذکر الٰہی ہے۔

واضح رہے کہ نفس گناہ کرتے وقت کافر ہوتا ہے اور شہوت کے وقت چوپایہ اور

Marfat.com

سیری کے وقت فرعون اور بھوک کے وقت دیوانہ کتا۔

عارفوں کے نفس میں حسب ذیل چار خصلتیں ہوتی ہیں۔

گناہ کے وقت باخبر۔ بھوک کے وقت باصبر۔ سیری کے وقت باسخاوت اور شہوت کے وقت باشعور۔

واضح رہے کہ اگر گناہ کے وقت نفس کو کہا جائے کہ اے نفس! اللہ تعالیٰ حاضر ہے اور ایسا کرنے سے تو رسول خدا ﷺ کی شفاعت سے محروم ہو جائے گا۔ تجھے جانکنی کی تلخی ہوگی۔ قبر کا عذاب ہوگا۔ منکر نکیر سوال کریں گے۔ دوزخ میں جلایا جائے گا۔ اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تجھے بہشت کی لذتیں حاصل ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ غرضیکہ خواہ کسی قسم کی وعظ و نصیحت کی جائے گی وہ ایک نہیں مانتا اور گناہ سے باز نہیں آتا۔ مگر ذکر الٰہی اسے گناہ سے باز رکھ سکتا ہے اور رکھتا ہے۔

حدیث قدسی ''ذکر اللّٰہ تعالٰی علم الایمان وبراءۃ من النفاق وحصن من الشیطان و حرز من النیران'' رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایمان کی نشانی ہے اور نفاق سے بیزاری اور شیطان سے بچاؤ کے لیے بمنزل قلعہ کے ہے اور دوزخ کی آگ سے بمنزلہ پناہ ہے۔

حدیث ''من طلبنی وجدنی ومن وجدنی احبنی ومن احبنی عرفنی ومن عرفنی عشقنی و عشقنی قتلتہٗ ومن قتلتہٗ دیتہ ودیتہ'' جس نے مجھے طلب کیا پالیا اور جس نے مجھے پالیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے مجھے پہچان لیا اور جس نے مجھے پہچان لیا وہ میرا عاشق ہوگیا اور جو میرا عاشق ہوگیا اسے میں نے قتل کیا اور جسے میں نے قتل کیا اس کا خون بہا مجھ پر ہے اور میں ہی اس کا خون بہا ہوں۔

حدیث ''من طلب شیئا وجد وجد''

Marfat.com

جس نے کسی چیز کی طلب کی اور اس میں کوشش کی' اسے وہ چیز مل گئی۔

حدیث "الموت ثلثة موت فی الدنیا و موت فی العقبیٰ و موت فی المولیٰ . ومن مات فی حب الدنیا فقد مات منافقًا ومن مات فی حب العقبیٰ مات زهدًا ومن مات فی حب المولیٰ فقد مات عارفا"

موت تین قسم کی ہے (۱) دنیاوی (۲) اخروی (۳) مولیٰ کے لیے۔ جو شخص دنیا کی محبت میں مر گیا وہ منافق مرا اور جو آخرت کی محبت میں مرا' وہ زاہد ہو کر مرا اور جو مولیٰ کی محبت میں مرا' وہ عارف ہو کر مرا۔

حدیث "جمود العین من اکل الحرام واکل الحرام من کثرة الذنوب وکثرة الذنوب من قسوة القلب وقسوة القلب من نسیان الموت ونسیان الموت من احب الدنیا و حب الدنیا رأس کل خطیئة"

آنکھ کا نہ رونا حرام کھانے کے سبب ہوتا ہے اور حرام کھانا گناہوں کی کثرت کے سبب اور گناہوں کی کثرت دل کی سختی سے اور دل کی سختی موت کو فراموش کرنے سے اور موت کا فراموش کرنا دنیاوی محبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔

حدیث "عباد الذین قلوبهم عرشية وابدانهم وحشية وهمتهم سماوية وثمره المحبة فی قلوبهم مقدوسة وخواطر هم بین الخلق جاسوسة سماء سقفهم والارض بساطهم وعلم انیسهم وربهم" اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ ان کے دل بمنزلہ عرش ہیں اور ان کے جسم وحشی ہیں اور ان کی ہمت آسمانی ہے اور محبت کا پھل ان کے دلوں میں ہے اور ان کے دل خلقت کے مابین بمنزلہ جاسوس ہیں' آسمان ان کی چھت اور زمین فرش اور علم ان کا غمگسار ہے اور پروردگار ان

Marfat.com

کا یار ہے۔

حدیث ''عباد الذین ایجادھم فی الدنیا کمثل المطر اذا انزل فی البر انبتت البر و اذا انزل فی البحر خرج الدر'' اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کا وجود اس مینہ کی طرح ہیں کہ جب خشکی پر برستا ہے تو اس سے نباتات پیدا ہوتی ہیں اور جب سمندر پر برستا ہے تو اس سے موتی بنتے ہیں۔

حدیث ''کل اناءٍ یترشح بمافیہ'' ہر ایک برتن سے وہی چیز نکلتی ہے جو اس میں ہوتی ہے۔

Marfat.com

باب ۵

در ذکر دعوت منتہی مردان شہسوار مطلب زود مقصود طرفۃ العین

روحانیت کا مسخر کرنا' انبیاء' اولیاء' اصفیاء' مومن' مسلم اہل قبور کے لیے ہے۔ جن کا باطن معمور ہو اور اہل اللہ اور صاحب حضور ہوں۔ یہ کام کسی غالب الاولیاء کا ہے نہ کہ نفسانی مردوں کا۔ یعنی کسی غوث' قطب' فقیر' درویش' شہید یا غازی کی قبر سے ہمکلام ہونا جانبازی ہے کوئی آسان کام نہیں ہے۔

دعوت میں بڑے بڑے اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ فرشتۂ غیبی کی آواز آتی ہے یا روحانیت رہنما بنتی ہے یا وہم یا مذکور یا آواز غیب کام دیتی ہے۔

حدیث ''اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اهل القبور'' جب تم کسی کام میں حیران رہ جاؤ تو اہل قبور سے مدد طلب کرو۔

واضح رہے کہ صاحب دعوت طالب اللہ کو کسی دینی یا دنیاوی کام یا ہر مشکل کے لیے جو پیش آئے' یا ذکر الٰہی کے شغل یا رسول خدا ﷺ کی مجلس میں داخل ہونے کے لیے رات کے وقت کسی ایسی قبر پر جائے جو ننگی تلوار صاحب جلالیت ہو۔ ''ان اولیا الله لا یموتون بل ینتقلون من الدار الی الدار'' بے شک اللہ تعالیٰ کے اولیاء نہیں مرتے بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

مثلاً غوث' قطب' کامل درویش یا فقیر صاحب عظمت' پہلے قبر کے پاس آئے اور اہل قبور کی ارواح کو قید میں لائے اور اس پر گھوڑے کی طرح سوار ہو کر یہ کہے:

Marfat.com

"یا عباد الصالحین احضرو اللمسخرات بحق و احدانیت اللہ تعالیٰ و بحرمة محمد رسول اللہ و بحرمت محی الدین عارف باللہ"

اے اللہ تعالیٰ کے نیک بندو! اللہ تعالیٰ کی واحدانیت حق اور محمد رسول اللہ ﷺ اور محی الدین عارف باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی حرمت سے مسخرات کے لیے حاضر ہو جاؤ۔

اور چھری ہاتھ میں لے کر جو حصہ قرآن پاک کا یاد ہو پڑھے یا سورۃ مزمل یا یٰسین پڑھے۔

یقین یہ دعوت باطنی قوت کے سبب ہوتی ہے۔ یہ دعوت کار آزمودہ کو کرنی چاہیے۔ جو دعوت میں کامل اور عامل ہو۔ کیونکہ اسے نہ کسی کی ضرورت ہے اور نہ رجعت، مؤکل اور غیب کا خوف' جو صاحب لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ (نہ خوف کر نہ غمگین ہو) ہے۔ وہ دل جمعی سے پڑھتا ہے اور کسی طرح کا اندیشہ نہیں کرتا۔ جب تنہا دعوت شروع کرتا ہے تو شروع کرتے ہی ایک دم عرش' کرسی اور لوح و قلم پر پہنچ جاتا ہے۔ اس دعوت سے ملاقات اور عہد و پیمان نہ کرے۔ یقین ہے کہ ابھی اسے نہ ذکر سے آشنائی حاصل ہے اور نہ دعوت سے کیونکہ یہ دعوت صاحب نقش اور علم جفر دونوں پر غالب ہے۔ یہ صاحب ظفر ہوتا ہے۔ یہ راہ کشف و کرامات اور مقامات سے حاصل نہیں ہوتی۔ یہ فنا فی اللہ فقیر کی ذات مجمع البرکات صاحب استقامت سے یقیناً حاصل ہوتی ہے۔ اس کے حکم کی اجازت رسول خدا ﷺ کے حضور پر نور سے حاصل ہے۔

جب اس طرح کرے گا تو حکم ہوتے ہی روحانی قبر سے اس طرح نکل آئے گا جیسے سانپ کینچلی سے یا زمین سے نکلتا ہے۔ یا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہنے سے مردے جی اٹھتے تھے۔

جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روحانی سے ہم کلام ہو تو اس سے عہد و پیمان کرے۔ پھر جس جگہ اسے طلب کرے گا۔ حاضر ہو جائے گا اور الہام کی طرح خبر دے

Marfat.com

گا اور ساری باتیں یاد دلائے گا۔

اہل قبور کی دعوت سے بڑھ کر کوئی سخت دعوت نہیں۔ اسے وہی جانتا ہے جس نے اسے کیا ہو۔ کیونکہ اس سے اس کی ذرہ بھر حقیقت بھی چھپی نہیں ہوتی۔

پڑھنے کی شرط یہ ہے کہ پڑھنے والا صاحب دل اور بے خطر ہو۔ کوئی ایسا ویسا معمولی شخص نہ ہو۔

بر زبان اللہ و دل در گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

کامل مرشد اور منتہی صاحب دعوت وہ ہے جس کی ابتداء اور انتہاء ایک ہو۔ اور طالب اللہ کو حرف اعظم عطا کرے جو تیس حرفوں میں گم ہے۔ یا اسم اعظم عطا کرے جو ننانوے ناموں میں پوشیدہ ہے۔ حرف اعظم یا اسم اعظم کے بغیر طالب کا کام سرانجام نہیں۔ خواہ وہ ریاضت میں ساری عمر ہی ضائع کیوں نہ کر دے۔ اسے مرتے وقت ضرور افسوس ہوگا کیونکہ جس مرشد سے طالب اللہ کو ظاہری اور باطنی قوت حاصل نہ ہو وہ مرشد نا تمام ادھورا اور نامکمل ہے

شہسوارم شہسوارم شہسوار
غوث و قطب مرکب اندتہ زیر بار

کسی صاحب تصرف ولی اللہ کی قبر کی ایک رات کی ہم نشینی ریاضت کے چالیس چلوں سے افضل ہے۔

صاحب تصرف اسے کہتے ہیں کہ جس کے دروازے پر مشرق سے لے کر مغرب تک کے تمام انسان اور حیوان آئیں اور اس کے ظاہری اور باطنی تصرف میں ہوں۔

تمت بالخیر

Marfat.com

نور الہدیٰ اردو

اضافہ ترجمہ جملہ عبارات عربی و اشعار فارسی

از تصنیف و تصنیف

حضرت سلطان باہو قدس سرہ

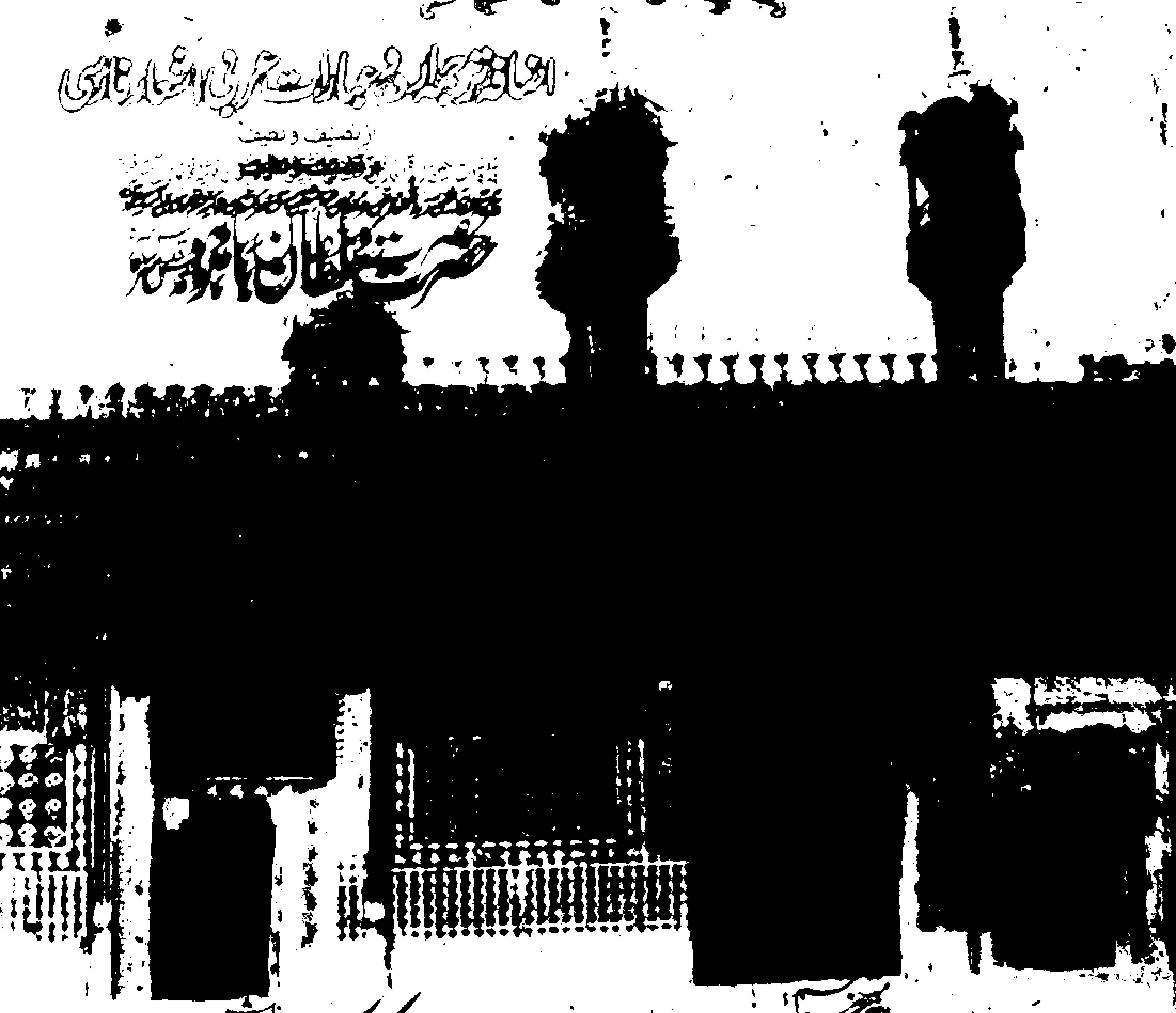

مترجم

جناب مولانا محمد عبدالستار فاروقی

اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

ہماری چند دیگر مطبوعات

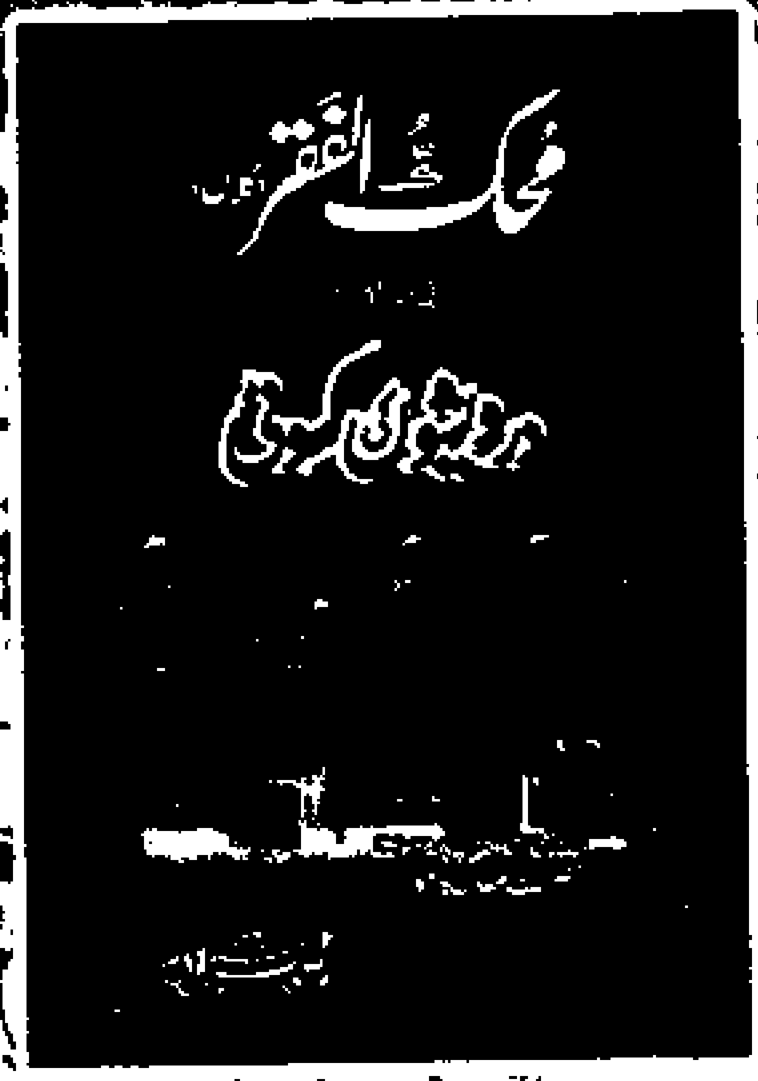

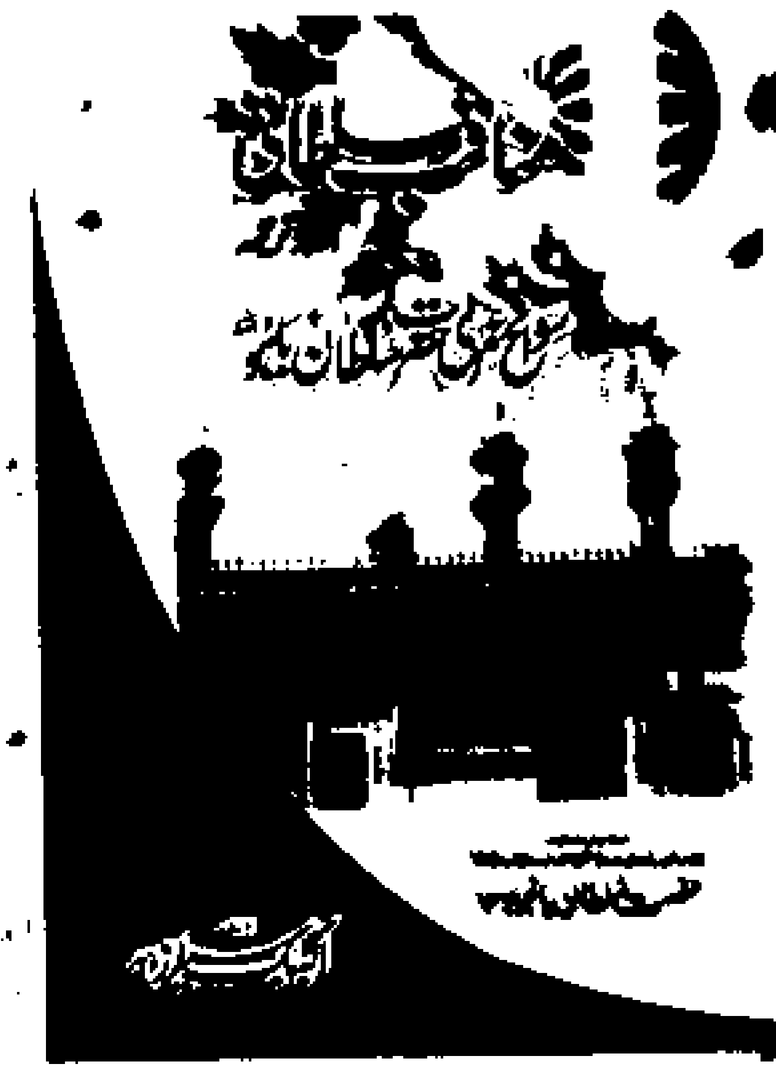

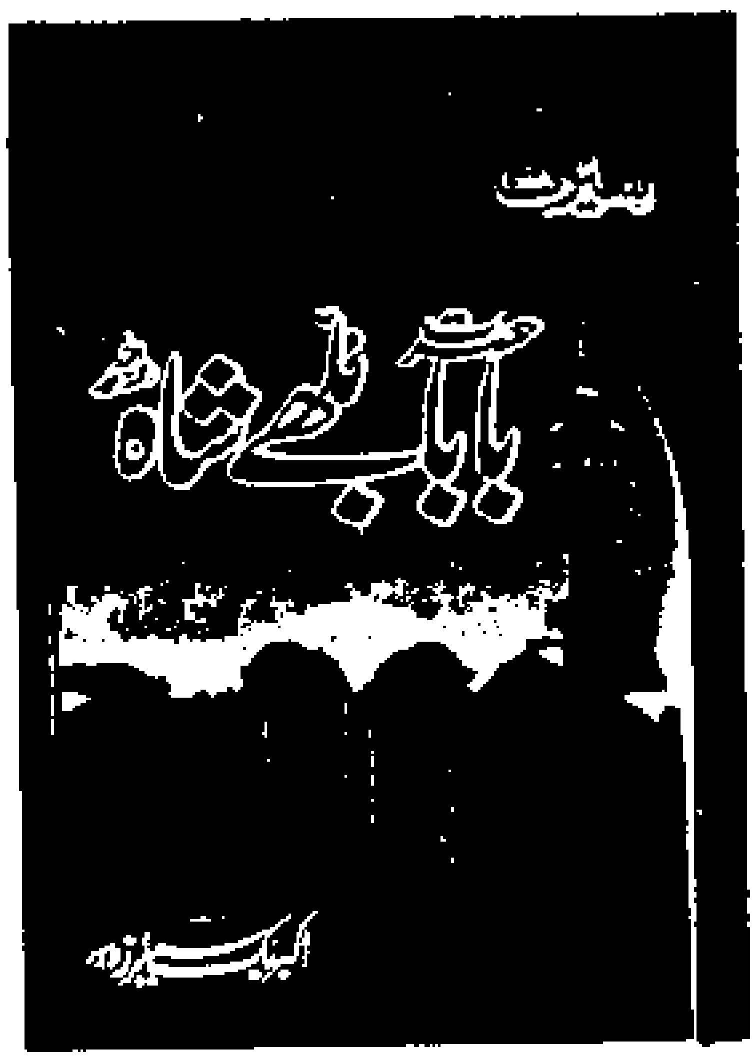

7596

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Marfat.com